باب اول

کثیر الانتخابی سوالات

ہر ایک سوال کے چار ممکنہ جوابات دیے گئے ہیں ایک جواب درست ہے۔ درست جواب پر نشان لگا ہیں۔

1- لفظ عقیدہ بنا ہے۔

الف) عقدہ سے — ب) عقود سے

ج) عقد سے — د) عقائد سے

2- انسان کے پختہ اور اٹل نظریات کو کہتے ہیں

الف) اعمال — ب) ارکان

ج) افکار — د) عقائد

3- انسانی اعمال کے اصل محرک ہوتے ہیں

الف) رشتہ دار۔ — ب) معاشرہ

ج) شہرت — د) عقائد

4- عقیدے کی مثال ایسی ہے جیسے

الف) بیج — ب) پتہ

ج) جڑ — د) پھل

5- تمام انبیاء نے اپنی تبلیغ کا آغاز کیا

الف) اخلاق کی اصلاح سے — ب) عقائد کی اصلاح سے

ج) ظاہر کی اصلاح سے — د) رشتہ داروں کی اصلاح سے

6- نبی پاک ﷺ نے اپنی تبلیغ کا آغاز کیا

الف) مدینہ سے — ب) طائف سے

ج) مکہ سے — د) قبا سے

Scanned with CamScanner

7-اسلام کے بنیادی ارکان کی تعداد ہے

الف) تین

ب) چار

ج) چھ

د) پانچ

8-اسلام کا سب سے بنیادی عقیدہ ہے

الف) توحید

ب) رسالت

ج) آخرت

د) ملائکہ

9-اللہ تعالیٰ نے تہ بہ تہ آسمان پیدا کیے

الف) چار

ب) پانچ

ج) چھ

د) سات

10- کے لیے ممکن نہیں کہ چاند کو جا پکڑے

الف) زمین

ب) سورج

ج) ستارے

د) انسان

11- آسمان اور زمین کی تحلیق اور رات دن کے آنے جانے مین نشانیاں ہیں

الف) سادہ لوگوں کے لیے

ب) عقل والوں کے لیے

ج) مسلمانوں کے لیے

د) کافروں کے لیے

12- کائنات کی خالق و مالک ذات ہے

الف) ایک

ب) دو

ج) تین

د) چار

13-دنیا کا پہلا انسان قائل تھا

الف) عقیدہ رسالت

ب) عقیدہ آخرت

ج) شرک کا

د) عقیدہ توحید

14-شرک کو قرآن میں سب سے بڑا کہا گیا ہے

الف) گناہ

ب) جرم

ج) ظلم

د) غلطی

Scanned with CamScanner

باب اول

کثیر الانتخابی سوالات

ہر ایک سوال کے چار ممکنہ جوابات دیئے گئے ہیں ایک جواب درست ہے۔ درست جواب پر نشان لگائیں۔

1- لفظ عقیدہ بنا ہے۔

الف) عقدہ سے
ب) عقود سے
ج) عقد سے
د) عقائد سے

2- انسان کے پختہ اور اٹل نظریات کو کہتے ہیں

الف) اعمال
ب) ارکان
ج) افکار
د) عقائد

3- انسانی اعمال کے اصل محرک ہوتے ہیں

الف) رشتہ دار
ب) معاشرہ
ج) شہرت
د) عقائد

4- عقیدے کی مثال ایسی ہے جیسے

الف) بیج
ب) پتہ
ج) جڑ
د) پھل

5- تمام انبیاء نے اپنی تبلیغ کا آغاز کیا

الف) اخلاق کی اصلاح سے
ب) عقائد کی اصلاح سے
ج) ظاہر کی اصلاح سے
د) رشتہ داروں کی اصلاح سے

6- نبی پاک ﷺ نے اپنی تبلیغ کا آغاز کیا

الف) مدینہ سے
ب) طائف سے
ج) مکہ سے
د) قبا سے

Scanned with CamScanner

7- اسلام کے بنیادی ارکان کی تعداد ہے

الف) تین
ب) چار
ج) چھ
د) پانچ

8- اسلام کا سب سے بنیادی عقیدہ ہے

الف) توحید
ب) رسالت
ج) آخرت
د) ملائکہ

9- اللہ تعالیٰ نے تہ بہ تہ آسمان پیدا کیے

الف) چار
ب) پانچ
ج) چھ
د) سات

10- کے لیے ممکن نہیں کہ چاند کو جا پکڑے

الف) زمین
ب) سورج
ج) ستارے
د) انسان

11- آسمان اور زمین کی تخلیق اور رات دن کے آنے جانے میں نشانیاں ہیں

الف) سادہ لوگوں کے لیے
ب) عقل والوں کے لیے
ج) مسلمانوں کے لیے
د) کافروں کے لیے

12- کائنات کی خالق و مالک ذات ہے

الف) ایک
ب) دو
ج) تین
د) چار

13- دنیا کا پہلا انسان قائل تھا

الف) عقیدہ رسالت
ب) عقیدہ آخرت
ج) شرک کا
د) عقیدہ توحید

14- شرک کو قرآن میں سب سے بڑا کہا گیا ہے

الف) گناہ
ب) جرم
ج) ظلم
د) غلطی

Scanned with CamScanner

15-پہلے انسان تھے

الف) حضرت آدم علیہ السلام　　　ب) حضرت حوا علیہا السلام

ج) حضرت نوح علیہ السلام　　　د) حضرت شیث علیہ السلام

16-توحید کی اقسام ہیں

الف) دو　　　ب) ایک

ج) تین　　　د) چار

17-شرک کی اقسام ہیں

الف) ایک　　　ب) دو

ج) تین　　　د) چار

18-ذات میں شرک یہ ہے کہ

الف) اللہ تعالیٰ کی حقیقت میں کسی دوسرے کو حصہ دار سمجھنا

ب) اللہ تعالیٰ کی صفات میں شریک ٹھہرانا

ج) عبادت میں شریک ٹھہرانا

د) افعال میں شریک ٹھہرانا

19-عقیدہ توحید کی جامع سورۃ ہے

الف) العصر　　　ب) الاخلاص

ج) الکوثر　　　د) الفاتحہ

20-تمہارا معبود ہے

الف) دو　　　ب) ایک

ج) تین　　　د) چار

21- منعم حقیقی سمجھا جائے

الف) احسان کرنے والے کو　　　ب) والدین کو

ج) ملائکہ کو　　　د) صرف اللہ تعالیٰ کو

22-عزت نفس عطا کرتا ہے

الف) عقیدہ توحید　　　ب) عقیدہ آخرت

Scanned with CamScanner

ج) عقیدہ رسالت
د) کتاب سماویہ پر ایمان

23- تنگ نظر نہیں ہوتا

الف) مشرک
ب) موحد توحید کو قبول کرنے والا

ج) مجوسی
د) صابی

24- دل کو اطمینان ملتا ہے

الف) گانے سے
ب) سونے سے

ج) ذکر سے
د) جاگنے سے

25- ایمان لایا جائے

الف) بعض رسولوں پر
ب) سب رسولوں پر

ج) حضرت عیسیٰ پر
د) حضرت ابراھیم پر

26- سابقہ انبیا تھے

الف) کامل انسان
ب) کچھ مرد تھے

ج) سب کے سب مرد تھے
د) کچھ مرد کچھ خواتین

27- ایک نبی ہوتا ہے

الف) عام انسان
ب) کامل انسان

ج) فرشتہ
د) فرشتوں سے بھی برتر مخلوق

28- نبوت ملتی ہے

الف) اللہ تعالیٰ کی عطا سے
ب) ذاتی سعی سے

ج) عبادت سے
د) خاص امتحان دینے سے

29- تمام انبیاء ہوتے ہیں

الف) عام انسان
ب) معصوم

ج) طاقتور
د) جنگجو

30- سلسلہ نبوت

الف) جاری ہے
ب) حضرت عیسیٰ پر ختم ہوگیا

ج) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگیا
د) حضرت موسیٰ پر ختم ہوگیا

Scanned with CamScanner

31- ختم نبوت کا ذکر قرآن کی سورت میں ہے

الف) سورۃ الرحمٰن
ب) سورۃ یٰس
ج) سورۃ الملک
د) سورۃ الاحزاب

32- جھوٹے نبیوں کے خلاف صحابہ نے کس خلیفہ کے دور میں جہاد کیا

الف) خلیفہ اول حضرت ابوبکرؓ
ب) خلیفہ دوم حضرت عمرؓ
ج) خلیفہ سوم حضرت عثمانؓ
د) خلیفہ چہارم حضرت علی المرتضیٰؓ

33- وحی لانے والے فرشتے کا نام

الف) حضرت اسرافیل
ب) حضرت جبرائیلؑ
ج) حضرت عزرائیل
د) حضرت میکائیل

34- فرشتے ہیں

الف) نوری مخلوق
ب) ناری مخلوق
ج) اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں
د) اللہ کے مشیر

35- شریعت محمدیہ نے سابقہ شریعتوں

الف) کی تردید کی
ب) کو منسوخ کیا
ج) کی تکذیب کی
د) کو مکمل کیا

36- سابقہ انبیاء نے بشارت دی

الف) حضرت عیسیٰ کی
ب) حضرت محمد ﷺ کی
ج) حضرت ابراھیم کی
د) حضرت یوسف کی

37- حضرت داؤدؑ پر نازل ہوئی

الف) انجیل
ب) تورات
ج) زبور
د) قرآن مجید

38- مسلمان مانتے ہیں

الف) صرف قرآن کو
ب) صرف انجیل کو
ج) تمام کتب آسمانی
د) صرف زبور کو

Scanned with CamScanner

39-اب قوانین پر عمل ضروری ہے

الف) قرآن کے
ب) تورات کے

ج) انجیل کے
د) زبور کے

40-آخری آسمانی کتاب ہے

الف) تورات
ب) زبور

ج) قرآن مجید
د) انجیل

41-سب سے پہلی آسمانی کتاب

الف) قرآن
ب) تورات

ج) انجیل
د) زبور

42-اللہ تعالیٰ نے آسمانی کتاب کی حفاظت فرمائی

الف) قرآن
ب) انجیل

ج) زبور
د) تورات

43-عربی دنیا کے ممالک کی قومی زبان ہے

الف) دس سے زائد
ب) چالیس زائد

ج) بیس سے زائد
د) تیس سے زائد

44) قرآن مجید عام انسانوں کو یوں خطاب کرتا ہے۔

الف) یایھا الذین امنو
ب) یایھا الکافرون

ج) یایھا الناس
د) یایھا المشرکون

45) سب سے جامع آسمانی کتاب ہے۔

الف) تورات
ب) انجیل

ج) زبور
د) قرآن

46) فصاحت و بلاغت کا شاہکار کتاب ہے

الف) تورات
ب) زبور

ج) قرآن
د) انجیل

Scanned with CamScanner

47) آخرت کا معنی ہے۔

الف) پہلی

ب) قریب

ج) بعد میں ہونے والی چیز

د) زندگی

48) مشرکین مکہ عقیدہ آخرت کے۔

الف) منکر تھے

ب) داعی تھے

ج) کے بارے میں پختہ یقین رکھتے تھے

د) قائل تھے

49) عقیدہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

الف) متقین

ب) مشرکین

ج) فاسقین

د) منافقین

50) عقیدہ آخرت نہ ہوتو انسان۔

الف) متقی بن جاتا ہے

ب) خود غرض بن جاتا ہے

ج) نیک بن جاتا ہے

د) فاسق بن جاتا ہے

Scanned with CamScanner

مختصر جوابات دیں

باب اول

س ۱: عقیدہ کا لفظ کس سے بنا ہے؟

ج: عقد سے

س ۲: عقیدہ کا لغوی معنی بتائیں؟

ج: باندھی ہوئی یا گرہ لگائی ہوئی چیز۔

س ۳: عقیدہ کا اصطلاحی معنی بیان کریں؟

ج: انسان کے پختہ اور اٹل نظریات کو عقیدہ کہتے ہیں۔

س ۴: عقیدہ کی اہمیت بیان کریں؟

ج: ۱۔ انسان کا ہر عمل اس کے عقائد کا عکس ہوتا ہے

۲۔ عقائد انسان کے دل و دماغ پر حکمرانی کرتے ہیں۔

س ۵: اسلام کے بنیادی عقائد تحریر کریں؟

ج: توحید، رسالت، آسمانی کتابوں اور آخرت پر ایمان لانا۔

س ۶: توحید کا اصطلاحی معنی لکھیں؟

ج: صرف اللہ تعالیٰ کو ہی سب سے برتر، اعلیٰ اور ساری کائنات کا خالق و مالک تسلیم کرنا یا اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات اسکی صفات اس کی صفات کے تقاضوں میں واحد اور یکتا ماننا عقیدہ توحید کہلاتا ہے۔

س ۷: وجود باری تعالیٰ پر دو دلائل لکھیں؟

ج: ۱ کائنات کے اندر ایک مکمل نظم و ضبط اللہ تعالیٰ کے وجود کی دلیل ہے۔

۲ کسی بنی ہوئی چیز کو دیکھ کر اس کے بنانے والے کا پتہ چلتا ہے۔ تو اس کائنات کو بنانے والا کون ہے؟ وہ اللہ تعالیٰ ہے۔

س ۸: کائنات کا نظم و ضبط کس بات کی دلیل ہے؟

ج: کائنات کا نظم و ضبط ایک ایسی اعلیٰ و برتر ذات کے موجود ہونے کی دلیل ہے جس نے کائنات میں خوبصورت نظام پیدا ف

س ۹: اللہ تعالیٰ کی کاریگری کیا ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ کی کاریگری یہ ہے کہ اس نے ہر چیز کو مضبوط بنایا ہوا ہے۔

س ۱۰: فطرت انسانی کس چیز کی گواہی دیتی ہے؟

ج: فطرت انسانی وجود باری تعالیٰ کی گواہی دیتی ہے۔

Scanned with CamScanner

س ۱۱: اگر ایک سے زیادہ خدا ہوتے تو کیا ہوتا؟

ج: اگر ایک سے زیادہ خدا ہوتے تو باہمی تصادم کی وجہ سے کائنات کا نظام درہم برہم ہو جاتا۔

س ۱۲: یقین رکھنے والوں کے لیے اللہ کی نشانیاں کہاں ہیں؟

ج: زمین اور ان کے اپنے اندر

س ۱۳: توحید فی الذات کی تصدیق کریں؟

ج: اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات میں واحد اور یکتا ماننا توحید الذات ہے۔

س ۱۴: توحید فی الصفات کسے کہتے ہیں؟

ج: اللہ تعالیٰ کو ایسی صفات کا مالک ماننا جو کسی اور میں موجود نہیں وہ ہر صفت میں بے مثال ہے۔

س ۱۵: صفات کے تقاضوں میں توحید کا مفہوم کیا ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ نے ساری کائنات پیدا فرمائی وہی اس کا مالک اور رازق ہے۔ وہی عطا کرتا ہے اور تمام مخلوق اس کی محتاج ہے۔ لہٰذا صرف اس کی عبادت کی جائے۔ اس کو کسی کا شریک نہ ٹھہرایا جائے۔

س ۱۶: انسان کا سب سے پہلا عقیدہ کیا ہے؟

ج: عقیدہ توحید

س ۱۷: شرک کا اصطلاحی مفہوم بیان کریں؟

ج: اللہ تعالیٰ کی ذات یا اس کی صفات یا اس کی صفات کے تقاضوں میں کسی کو شریک ٹھہرانا شرک کہلاتا ہے۔

س ۱۸: سب سے بڑا ظلم کیا ہے؟

ج: شرک

س ۱۹: شرک کی دو بنیادی وجوہات بیان کریں؟

ج: ۱ کسی ہیبت ناک چیز کو دیکھ کر اس کو معبود مان لینا۔

۲ اشیاء کو بہت نفع بخش پا کر اس کو معبود بنا لینا۔

س ۲۰: ماضی میں لوگوں نے کس قسم کے دیوتا گڑھ لیتے تھے؟

ج: آگ کا دیوتا، سمندر کا دیوتا، آندھیوں کا دیوتا۔

س ۲۱: کس جانور کی نفع رسانی کی وجہ سے اس کی پوجا کی جاتی تھی؟

ج: گائے کی۔

Scanned with CamScanner

س۲۲: ذات میں شرک کا مفہوم لکھیں؟

ج: اللہ تعالیٰ کی حقیقت میں کسی کو شریک سمجھنا ذات میں شریک ہے۔

س۲۳: ذات میں شریک کی چند صورتیں لکھیں؟

ج: ۱۔ کسی دوسرے کو اللہ تعالیٰ کا ہمسر سمجھنا۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کو کسی کی اولاد سمجھنا

۳۔ کسی کو اللہ تعالیٰ کی اولاد سمجھنا

۴۔ دو یا تین خداؤں کو ماننا۔

س۲۴: صفات میں شرک کا مفہوم لکھیں؟

ج: اللہ تعالیٰ جیسی صفات کسی دوسرے میں ماننا صفات میں شرک ہے۔

س۲۵: اللہ تعالیٰ کی کوئی سی تین صفات لکھیں؟

ج: ۱) علم ۲) قدرت ۳) ارادہ

س۲۶: صفات الٰہی کی خصوصیات تحریر کریں؟

ج: ۱) ازلی ۲) غیر متناہی ۳) ابدی ۴) ذاتی

س۲۷: مخلوق کی صفات کی خصوصیات کیا ہے؟

ج: ۱) متناہی ۲) فانی ۳) عطائی

س۲۸: عقیدہ توحید کے چند اثرات لکھیں؟

ج: عزت نفس، انکسار، وسعت نظر، استقامت، رجائیت واطمینان قلب، پرہیزگاری۔

س۲۹: رجائیت کا مفہوم واضح کریں؟

ج: ہر وقت رحمت الٰہی کی امید لگائے رکھنا۔

س۳۰: نجات کے لیے کن دو چیزوں کا ہونا ضروری ہے؟

ج: ایمان اور عمل صالح

س۳۱: عقیدہ توحید کس بات کا تقاضا کرتا ہے؟

ج: نیک اعمال کرنا اور برے اعمال سے بچنا

س۳۲: رسالت یا رسول کا اصطلاحی مفہوم لکھیں؟

ج: رسول وہ ہستی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے احکام کی تبلیغ کے لے اپنی مخلوق کی طرف بھیجا ہو

Scanned with CamScanner

س ۳۳: وحی کا اصطلاحی مفہوم لکھیں؟

ج: وحی اللہ تعالیٰ کا وہ پیغام ہے جو اس نے اپنے کسی رسول کی طرف فرشتے کے ذریعے بھیجا ہو

س ۳۴: اللہ تعالیٰ کے بندوں کو احکام پہنچانے کے طریقے بیان کریں؟

ج: وحی، پردے کے پیچھے سے کلام کرنا، قاصد بھیجنا

س ۳۵: اب قیامت تک کس نبی کی اطاعت کی جائے گی؟

ج: حضرت محمد ﷺ

س ۳۶: سابقہ انبیا کے بارے میں اسلام ہمیں کیا تعلیم دیتا ہے؟

ج: سب انبیا کو سچا مانا جائے، سب کا احترام کیا جائے، سب پر ایمان لایا جائے

س ۳۷: حضرت محمد ﷺ نے کن اصولوں پر مبنی عملی مظاہرہ کیا؟

ج: قرآنی اصول پر

س ۳۸: اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی رہنمائی کے لئے کس مخلوق کو پیغمبر بنا کر بھیجا؟

ج: انسان کو

س ۳۹: کس صورت میں اللہ تعالیٰ فرشتوں کو رسول بنا کر بھیجتا ہے؟

ج: اگر فرشتے زمین پر رہائش پزیر ہوتے

س ۴۰: کیا رسالت و نبوت محنت سے حاصل ہوتی ہے؟

ج: نہیں

س ۴۱: نبوت و رسالت کو قرآن کیا کہتا ہے؟

ج: اللہ کا فضل

س ۴۲: انبیاء اور رسل کن صفات کے حامل تھے؟

ج: نیکی، تقویٰ، ذہانت، عزم و ہمت جیسی صفات کے حامل تھے

س ۴۳: انبیاء کی چند خصوصیات لکھیں؟

ج: بشریت، امین، تبلیغ احکام الٰہی، معصومیت، واجب اطاعت

س ۴۴: اب قیامت تک کس کی شریعت پر عمل کرنا ہوگا؟

ج: شریعت محمدی ﷺ

س ۴۵: کس دین کی پیروی اللہ کے نزدیک قبول ہے؟

Scanned with CamScanner

ج: اسلام

س ۴۶: کون سا دین مکمل ہے؟

ج: اسلام

س ۴۷: سنت نبی ﷺ کس کی شرح ہے؟

ج: قرآن مجید کی

س ۴۸: عقیدہ ختم نبوت کی تعریف کریں؟

ج: حضرت آدمؑ سے جو سلسلہ نبوت چلا تھا وہ حضرت محمد ﷺ پر ختم ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں یہ عقیدہ ختم نبوت ہے۔

س ۴۹: شریعت محمدی کی چند خصوصیات لکھیں؟

ج: عمومیت، پہلی شریعتوں کا نسخ، کاملیت، حفاظت قرآن، رحمۃ العالمین، سنت کی حفاظت، جامعیت، ہمہ گیری، ختم نبوت۔

س ۵۰: نصابی کتاب میں دی گئی ختم نبوت والی آیت کا ترجمہ لکھیں؟

ج: "محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ تو اللہ تعالیٰ کے رسول اور آخری نبی ہیں"

س ۵۱: ملائکہ کا مفہوم واضح کردیں؟

ج: ملائکہ اللہ تعالیٰ کی لطیف اور نورانی مخلوق ہیں اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدس کرتے ہیں اور اسکے احکام کی بجا آوری کرتے ہیں۔

س ۵۲: ملائکہ پر ایمان لانے کا مطلب کیا ہے؟

ج: ان کے وجود کو ماننا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی نورانی اور اطاعت گزار مخلوق ہیں۔

س ۵۳: چار مشہور فرشتوں کے نام اور انکی ذمہ داری لکھیں؟

ج: حضرت جبرائیل: وحی لانا

حضرت میکائیل: بارش برسانا

حضرت عزرائیل: روح قبض کرنا

حضرت اسرافیل: صور پھونکنا

س ۵۴: چار الہامی کتابیں انبیاء کے ناموں کے ساتھ لکھیں؟

ج: ۱) تورات: حضرت موسیٰؑ

۲) انجیل: حضرت عیسیٰؑ

۳) زبور: حضرت داودؑ

Scanned with CamScanner

۴) قرآن مجید: حضرت محمد ﷺ

س۵۵: ان چند انبیاء کے نام لکھیے جن پر اللہ تعالیٰ نے صحیفے نازل کیے؟

ج: حضرت آدمؑ ، حضرم ابراہیمؑ ، حضرت موسیٰؑ

س۵۶: آسمانی کتابوں کی مشترکہ تعلیمات کیا تھیں؟

ج: توحید باری تعالیٰ، اسکی صفات کاملہ، عبادت الٰہی، رسالت اور یوم آخرت پر ایمان

س۵۷: قرآن مجید کی چند خصوصیات لکھیں؟

ج: آخری آسمانی کتاب، محفوظ کتاب، زندہ زبان والی کتاب، عالم گیر کتاب، جامع کتاب، کتاب اعجاز

س۵۸: قرآن کی چند تعلیمات کا ذکر کریں؟

ج: عقائد، اعمال، اخلاق، روحانیت، تاریخی واقعات، مناجات۔

س۵۹: نیک لوگوں کا انجام کیا ہوگا؟

ج: انہیں ایسی جگہ عطا ہوگی جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے بھر پور ہوگی۔ اس کا نام جنت ہے۔

س۶۰: برے لوگوں کا انجام کیا ہوگا؟

ج: ان کا ٹھکانہ جہنم ہوگا جو اذیت ناک جگہ ہے۔

س۶۱: عقیدہ آخرت کے منکر کیا کہتے ہیں؟

ج: ۱) کیا ہم نیست و نابود ہونے کے بعد دوبارہ زندہ ہوں گے۔ ۲) بوسیدہ ہڈیوں کو کون زندہ کرے گا

س۶۲: منکرین آخرت کو قرآن نے کیا جواب دیے؟

ج: ۱) جو پہلی بار پیدا کرتا ہے وہی دوسری بار پیدا فرمائے گا۔

۲) ان کو وہی پیدا کریگا جس نے انہیں پہلی بار پیدا کیا۔

س۶۳: عقیدہ آخرت کے انسانی زندگی پر کیا اثرات مرتب ہوئے ہیں؟

ج: نیکی سے رغبت، برائی سے نفرت، بہادری و سرفروشی، صبر و تحمل، مال خرچ کرنے کا جذبہ، احساس ذمہ داری۔

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صلی اللہ علیٰ سیدنا محمد

باب اول

س4: انبیاء کرام کی خصوصیات بیان کریں؟

ج: انبیاء کرام کی خصوصیات درج ذیل ہیں:۔

1۔ بشریت

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی راہنمائی کے لیے ہمیشہ کی انسان ہی کو نبی یا رسول بنا کر بھیجا ہے کسی جن یا فرشتے کو کبھی نہیں بھیجا

قل انما انا بشر مثلکم ، یوحٰی الیّ انما الھکم الہ واحد (الکھف:110)

آپ کہہ دیجئے کہ میں تمہاری طرح ایک انسان ہوں اور میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ بے شک تمہارا معبود صرف ایک معبود ہے۔

انبیاء ورسل کو انسان ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ ایسے اوصاف سے نوازتا ہے جو دوسرے انسانوں میں نہیں ہوتے لہذا ہمیں انبیاء ور عام بشر کے بجائے خیر البشر، سید البشر یا افضل البشر کہنا چاہیے۔

2۔ وہبی

رسالت ونبوت اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ایسی نعمت ہے۔ جو محنت اور ریاضت سے حاصل نہیں ہوتی۔ فرمان خداوندی ہے۔

اللہ اعلم حیث یجعل رسالۃ

بے شک اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ علم رکھتا ہے کہ کس کو رسالت دی جائے۔

اللہ تعالیٰ ایک دوسرے مقام پر فرماتا ہے۔

ذلک فضل اللہ یو تیھہ من یشاء (الجمعۃ: 4)

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے عطا کرتا ہے۔

3۔ احکام الٰہی کی تبلیغ:۔

پیغمبر جو احکام اور تعلیمات لوگوں کے سامنے بیان فرماتے ہیں، وہ تمام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں۔ پیغمبر اپنی طر سے کچھ نہیں کہتا بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کا ترجمان ہوتا ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد باری ہے۔

و ما ینطق عن الھوی ○ ان ھوا الاّ وحی یوحیٰ (النجم : 3,4)

اور نہ خواہش نفس سے منہ سے بات نکالتے ہیں یہ تو حکم خدا ہے جو ان کی طرف بھیجا جاتا ہے۔

پھر ارشاد ہوتا ہے

بلغ ما انزل الیک (المائدہ : 67)

جو کچھ تمہاری طرف نازل کیا گیا ہے اسے لوگوں تک پہنچا دو۔

Scanned with CamScanner

باب اول

س ۱: اسلام کے بنیادی عقائد کون کون سے ہیں؟ ہر ایک پر مختصر نوٹ لکھیں؟

ج: لفظ عقائد عقیدہ کی جمع ہے۔

لفظ عقیدہ کی اصل:

لفظ عقیدہ کا ماخذ اور مصدر "عقد" ہے۔ جس کا معنی باندھنا یا گرہ لگانا ہے۔

عربی میں کہا جاتا ہے "عقد الحبل" اس نے رسی باندھی۔

عقیدہ کا لغوی معنی:

لغوی اعتبار سے باندھی ہوئی یا گرہ لگائی ہوئی چیز کو عقیدہ کہتے ہیں۔

عقیدہ کا اصطلاحی معنی:

عقائد کسی انسان کے وہ پختہ خیالات اور اٹل نظریات ہیں جن کی صداقت پر وہ یقین رکھتا ہے اور انہیں آسانی سے تبدیل نہیں کر سکتا۔

" ما عقد عليه القلب والضمير "

وہ پختہ نظریات جن پر کسی کا ضمیر اور دل مطمئن ہو۔

عقیدے کی اہمیت:

عقیدے کی مثال ایک بیج کی سی ہے اور عمل اس بیج سے اگنے والا پودہ ہے۔ بیج ہی سے پودا بنتا ہے، جو تناور درخت کی طرح پروان چڑھتا ہے پھر اس درخت پر پھول اور پھل لگتے ہیں درخت اور اس کے پھولوں اور پھلوں میں وہی خصوصیات ہوں گی جو بیج میں پوشیدہ ہیں۔

عقیدہ کا تعلق انسان کے دل و دماغ سے ہے عقیدہ کے دوسرے معنیٰ ایمان کے بھی ہیں اس لحاظ سے عقیدہ اور ایمان ایک ہی چیز ہیں۔ ایمان کے معنی جاننے اور ماننے کے ہیں جو شخص خدا کی وحدنیت اور اس کی حقیقی صفات اور اس کے قانون اور اس کی سزا و جزا کو جانتا ہو اور دل سے اس پر یقین رکھتا ہو اس کو مومن کہتے ہے اور ایمان کا نتیجہ یہ ہے کہ انسان مسلم یعنی خدا کا مطیع اور فرمانبردار بن جاتا ہے۔ ایمان کے بغیر کوئی انسان مسلم نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تمام پیغمبروں نے اپنی تبلیغ کا آغاز ایمان یعنی عقائد کی اصلاح سے کیا۔

Scanned with CamScanner

جناب رسالت مآب ﷺ نے بھی جب مکہ مکرمہ میں خدا کا پیغام لوگوں تک پہنچانا شروع کیا تو سب سے
ایمان یعنی عقائد کی اصلاح پر زور دیا کیونکہ اگر عقائد کی اصلاح ہو جائے اور ان میں پختگی آ جائے تو پھر افعال و اعمال
اصلاح خود بخود ہو جاتی ہے۔

بنیادی عقائد:

قرآن مجید کی روح سے اسلام کے بنیادی عقائد یہ ہیں

۱۔توحید

۲:رسالت

۳:ملائکہ

۴:آسمانی کتب

۵:آخرت پر ایمان

قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

"ولکن البرمن اٰمن باللہ والیوم الآ خر والملائکہ و الکتاب والنبیین" (البقرۃ: 177)

ترجمہ "بلکہ بڑی نیکی تو یہ ہے جو کوئی ایمان لائے اللہ پر اور قیامت کے دن پر، اور فرشتوں پر اور سب کتابوں پر
پیغمبروں پر۔

حدیث کی رو سے ایمان نام ہے سات چیزوں پر اعتماد رکھنے کا جو ایمان مفصل میں بیان کی گئی ہیں۔

"امنت باللہ وملائکتہ و کتبہ و رسلہ والیوم الآ خر والقدر خیر ہ و شرہ من اللہ تعالی والبعث بعد
الموت"

ترجمہ: "میں ایمان لایا اللہ پر اس کے فرشتوں پر اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس
بات پر کہ ہر خیر و شر اس کی قدرت اور علم سے ہے اور موت کے بعد زندہ کیے جانے پر"

بنیادی عقائد کی وضاحت درج ذیل ہے۔

توحید:

اسلامی عقائد میں سب سے پہلا عقیدہ توحید ہے

توحید کا لغوی معنی:

توحید کے لغوی معنی ہیں ایک ماننا، یکتا جاننا،

توحید کا اصطلاحی معنی:

دین کی اصطلاح میں توحید کا معنی یہ ہے کہ سب سے برتر و اعلیٰ اور ساری کائنات کی خالق و مالک ہستی کے واحد و یکتا ہونے پر ایمان لانا اور صرف اسی کو عبادت کے لائق سمجھنا۔

توحید کا مفہوم:

اس کے معنی ہیں کہ ایک اللہ پر یقین رکھنا اور اس کا سچے دل سے احترام کرنا اور اس کی ہدایت کی روشنی میں زندگی کو ڈھالنا ہے۔ توحید اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے۔ یہ وہ شمع ہے جس کی روشنی میں سیرت و کردار کے سارے گوشے جگمگا اٹھتے ہیں۔ توحید ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ صرف ایک اللہ کی عبادت کریں اور ہر طرح کے شرک سے دامن بچائے رکھیں یعنی اسکی ذات اسکی صفات اور اسکی عبادت میں کسی کو شریک نہ کریں توحید سے انسان کے دل میں یہ احساس ابھرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے تمام کائنات میں سب سے افضل ٹھرایا ہے۔ چاند، ستارے، سورج اور تمام کائنات اسی کے لئے ہے تاکہ یہ اس سے کام لے اور اس کو مسخر کرے۔ اسلام نے شرک سے روکا ہے اور اس کو بہت بڑا ظلم قرار دیا ہے۔ شرک سے ذلت اور پستی کے جذبات ابھرتے ہیں۔ اس حقیقت کو قرآن حکیم نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

'ومن یشرک باالله فکانما خرمن السما' (الحج : 31)

ترجمہ: یعنی جس نے اللہ کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھرایا وہ گویا آسمان کی بلندیوں سے گرا اور پستیوں میں آرہا۔

ایک مقام پر ارشاد ہوتا ہے۔

"ان الله لایغفران یشرک به و یغفر مادون ذالک لمن یشاء" (النساء : 116)

ترجمہ؛ اللہ اس کو ہرگز معاف نہیں کرے گا۔ اسکے ساتھ شرک کیا جائے اور اس کے علاوہ جس کے جو گناہ چاہے گا بخش دے گا۔

بقول علامہ اقبال۔

یہ اک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

توحید کی اقسام:

توحید کی تین اقسام ہیں۔

۱) توحید فی الذات ۲) توحید فی الصفات ۳) صفات کے تقاضوں میں توحید

Scanned with CamScanner

توحید فی الذات:

اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات میں بھی اور صفات کے تقاضوں میں بھی یکتا تسلیم کیا جائے۔ذات کی یکتائی کا مفہوم یہ ہے کہ ا
تعالیٰ کی ذات میں اور حقیقت میں کوئی دوسرا فرد حصہ دار نہیں۔لہذا نہ اس کی کوئی برابری کرسکتا ہے اور نہ اس کا کوئی اس
پ یا اولاد ہے کیونکہ باپ اور اولاد کی حقیقت ایک ہی ہوتی ہے۔جب اللہ تعالیٰ کی حقیقت میں کوئی شریک نہیں تو نہ ا
تعالیٰ کسی کا بیٹا ہے "بیٹی ہے اور نہ اس کا کوئی بیٹا بیٹی ہے."
قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے،

" قل هو الله احد . الله الصمد. لم يلد و لم يو لد .و لم يكن له كفو ااحد " (الخلاص)

ترجمہ: آپ ﷺ کہہ دیجیئے کہ وہ اللہ ایک ہے۔اللہ بے نیاز ہے۔نہ اسکی کوئی اولاد ہے نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور کوئی اس
ہمسر نہیں۔

توحید فی الصفات:

صفات باری تعالیٰ میں یکتائی کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسی صفات کاملہ کا مالک ہے جو کسی اور فرد میں موجود نہیں وہ اپنے علم
،قدرت ،ارادہ ،سمع ،بصر ہر صفت میں یکتا اور بے مثل ہے۔

صفات کے تقاضوں میں توحید:

صفات کے تقاضوں میں یکتائی کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ساری کائنات کو پیدا کیا وہی سب ک
مالک اور رازق ہے سب اسی کے محتاج ہیں وہی سب کچھ دینے والا ہے۔لہذا تمام مخلوق پر لازم ہے کہ وہ اپنے خالق و مالک
اور قدیر و علیم پروردگار کی عبادت و بندگی بجالائیں اور کسی دوسرے کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور اسکے سوا کسی دوسرے کی
عبات نہ کریں۔

رسالت

اسلام کے سلسلہ عقائد میں توحید کے بعد رسالت کا درجہ ہے۔

رسالت کا لغوی معنیٰ:

رسالت کا لغوی معنی "پیغام پہنچانا" ہیں اور پیغام پہنچانے والے کو رسول کہتے ہیں۔

رسالت کا اصطلاحی مفہوم :

اسلامی اصطلاح میں رسول اس شخص کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے احکام کی تبلیغ کے لیے اپنی مخلوق کی طرف

Scanned with CamScanner

بھیجا ہو۔ رسول کو نبی کہا جاتا ہے نبی کا معنی ہے "خبر دینے والا" چونکہ رسول لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے ارشادات سے آگاہ کرتا ہے اس لیے اسے نبی بھی کہا ہے۔

وحی کا لغوی معنی:

وحی کا لغوی معنی دل میں چپکے سے کوئی بات ڈالنا اور اشارہ کرنے کے ہیں۔

وحی کا اصطلاحی معنی:

اسلامی اصطلاح میں اس سے مراد اللہ کا وہ پیغام ہے جو اس نے اپنے کسی رسول کی طرف فرشتے کے ذریعے نازل کیا یا براہ راست اس کے دل میں ڈال دیا یا کسی پردے کے پیچھے سے سنوا دیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

"وما كان لبشر ان يكلمه الله الا وحيا او من وراء حجاب او يرسل رسولا فيوحي باذنه ما يشاء" (الزخرف : 51)

ترجمہ: اور یہ کسی بشر کا مقام نہیں کہ وہ اللہ سے کلام کرے مگر ہاں یا تو وحی سے یا پردے کے پیچھے سے یا کسی (فرشتے) قاصد کو بھیج دے سو وہ وحی پہنچا دے اللہ کے حکم سے جو اللہ کو منظور ہوتا ہے۔

انبیاء و رسل کی تعداد:

اللہ تعالیٰ نے دنیا کی مختلف اقوام کی طرف رسول بھیجے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوا۔

"ولقد بعثنا في كل امة رسولا" (النحل:36)

اور ہم نے اٹھائے ہیں امت میں رسول بعض روایات میں انبیا کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار بیان کی گی ہے۔ قرآن مجید میں نام لے کر صرف چند انبیاء کا ذکر کیا گیا ہے تمام کے نام نہیں بیان کیے گئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"ولقد ارسلنا رسلا من قبلك منهم من قصصنا عليك و منهم من لم نقصص عليك"

ترجمہ : اور ہم نے آپ سے پہلے بہت سے رسول بھیجے جن میں سے بعض کا حال ہم نے آپ ﷺ سے بیان کیا ہے اور ان میں بعض کا حال ہم نے آپ ﷺ سے بیان نہیں کیا۔

سلسلہ انبیا کے آخری فرد محمد ﷺ ہیں۔ اب قیامت تک کے انسانوں کو آپ ہی کی پیروی کرنی ہے۔ تاہم ہر مسلمان پر لازم کیا گیا ہے کہ وہ تمام انبیاء کی نبوت پر ایمان لائے اس سلسلے میں تفریق کی اجازت نہیں۔

صلی اللہ علیہ وسلم

لانفرق بين احد من رسله (البقرة: 285)

ترجمہ: ہم اس کے رسولوں میں باہم کوئی فرق نہیں کرتا

Scanned with CamScanner

ایمان بالرسالت کا مفہوم

یہ ضروری ہے کہ سب انبیا کو سچا اور پاک باز مانا جائے اور ان کا ادب واحترام کیا جائے رسولوں میں تفریق کرنا کفر ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ان الذین یکفرون باللہ ورسلہ ویریدون ان یفرقوبین اللہ ورسلہ ویقولون نؤ من ببعض ونکفر ببعض ویریدون ان یتخذوبین ذلک سبیلا (النساء :150)

ترجمہ: جولوگ منکر ہیں اللہ سے اور اس کے رسولوں سے اور چاہتے ہیں فرق نکالیں اللہ میں اور اس کے رسولوں میں اور کہتے ہیں کہ ہم مانتے ہیں بعضوں کو اور نہیں مانتے بعضوں کو اور چاہتے ہیں نکالیں اس کے بیچ میں ایک راہ ایسے ہی لوگ اصل کافر ہیں۔

ملائکۃ

توحید ورسالت کی طرح ملائکہ پر ایمان لانا بھی ضروری ہے

ملائکہ کے لغوی معنیٰ:

ملائکہ کا لفظ جمع ہے اس کا واحد مالک ہے۔جس کے لغوی قاصد کے ہیں ۔فرشتوں کے لیے رسول کا لفظ بھی استعمال ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کے لغوی معنیٰ قاصد کے ہیں ۔ چونکہ فرشتے خالق اور مخلوق کے درمیان پیغام رسانی کا فرض ادا کرتے ہیں ۔اس لیے ان کو مالک اور رسول کہا جاتا ہے۔

ملائکہ کا اصطلاحی معنیٰ:

فرشتے اللہ تعالیٰ کی وہ نوری مخلوق ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق دنیا کا نظام چلا رہے ہیں اللہ تعالیٰ اپنا حکم ان کے دل میں القاء فرماتا ہے اور وہ اس حکم کو مخلوق میں جاری اور نافذ کردیتے ہیں۔

آسمانی کتابیں

اللہ تعالیٰ نے رسولوں پر کتابیں اور صحیفے نازل کیے ان سب کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ اور سچا تسلیم کرنا اسلامی عقائد میں شامل ہے۔

آسمانی کتابوں پر ایمان کی اہمیت:

رسولوں پر نازل ہونے والی کتابیں ربانی تعلیمات کا مجموعہ ہوتی ہیں ۔لہذا رسولوں پر ایمان لانے

Scanned with CamScanner

لیے لازم ہے کہ ان پر نازل ہونے والی تعلیمات اور کتابوں پر ایمان لایا جائے۔ارشاد باری تعالی ہے۔

" والذین یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک "

ترجمہ:اور وہ لوگ جو ایمان لائے اس پر جو کچھ نازل ہوآپ کی طرف اور آپ سے پہلے۔

آسمانی کتابیں بہت ہیں مگر مشہور چار کتابیں ہیں۔

۱) تورات حضرت موسیٰؑ پر نازل ہوئی

۲) زبور حضرت داؤدؑ پر نازل ہوئی

۳) انجیل حضرت عیسیٰؑ پر نازل ہوئی

۴) قرآن مجید حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئی

دیگر آسمانی کتابیں اور ان کی مشترکہ تعلیمات:

چار مشہور آسمانی کتابوں کے علاوہ بھی کچھ صحیفے تھے جو دوسرے انبیاء حضرت ابرہیمؑ اور حضرت آدمؑ پر نازل ہوئے۔ان تمام کتابوں میں دین کی بنیادی باتیں مشترک تھیں۔جیسے اللہ تعالی کی توحید اسکی صفات کاملہ اللہ تعالی کی عبادت رسالت پر ایمان اور اعمال کی جزاوسزا مگر چونکہ ہر دور میں وقت کے تقاضے مختلف ہوتے ہیں اس لیے شریعت کے تفصیلی قوانین ان کتابوں میں جدا جدا تھے۔بعد میں آنے والی کتابوں نے پہلے والی کتابوں کے تفصیلی قوانین کو منسوخ کر دیا۔اب صرف قرآن کے بتائے ہوئے قوانین پر عمل کرنا لازم ہے پہلی کتابوں کے بتائے قوانین پر نہیں۔

آسمانی کتابوں پر ایمان کا مفہوم؛

پہلی کتابوں پر ایمان لانے کا مطلب اب یہ ہے کہ وہ بھی سچی کتابیں تھیں اور ان کے بیان کردہ قوانین پر ان کے زمانے میں عمل کرنا ضروری تھا مگر اب صرف قرآنی ہدایت پر عمل کیا جائے گا۔

آخرت؛

اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ایک عقیدہ آخرت بھی ہے

آخرت کا لغوی معنی؛

لفظ آخرت کے معنی بعد میں ہونے والی چیز کے ہیں۔اس کے مقابلے میں لفظ ''دنیا'' ہے۔جس کے معنی ہیں قریب کی چیز۔

آخرت کا اصطلاحی معنی:

عقیدہ آخرت کا اصطلاحی مفہوم یہ ہے کہ انسان مرنے کے بعد ہمیشہ کے لیے فنا نہیں ہو جاتا۔بلکہ اس کی روح باقی رہتی ہے

Scanned with CamScanner

اور ایک وقت ایسا آئے گا جب اللہ تعالیٰ اس کی روح کو جسم میں منتقل کر کے اسے دوبارہ زندہ کر دے گا۔ اور پھر انسان کو اس کے نیک و برے اعمال کا حقیقی بدلہ دیا جائے گا۔ نیک لوگوں کو ایک ایسی جگہ عنایت کی جائے گی جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے بھرپور ہو گی اس کا نام جنت ہے اور برے لوگ انتہائی اذیت والی جگہ میں رہیں گے جس کا نام جہنم ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

" ان الا برا ر لفی نعیم o وان الفجار لفی جحیم o (انفطار:13,14)

ترجمہ: بے شک نیک لوگ بہشت میں ہیں اور بے شک گناہ گار دوزخ میں ہے۔

س ۲: وجود باری تعالیٰ کے اثبات میں قرآنی دلائل مختصر لکھیں؟

ج: وجود باری تعالیٰ کے اثبات کے لیے قرآن نے کئی دلائل مختلف انداز میں پیش کیا۔

وجود کائنات سے دلیل:

جس طرح کسی چیز کو دیکھ کر اس کے بنانے والے کی طرف ذہن جاتا ہے۔ اسی طرح وجود کائنات سے کائنات کے بنانے والے کی طرف ذہن جاتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

قرآن کہتا ہے

افی اللہ شک فاطر السموات والارض (ابراھیم:10)

ترجمہ: کیا تمہیں آسمانوں اور زمین کے بنانے والے اللہ کے وجود میں شک ہے۔

ان فی خلق السموات والارض واختلاف الیل والنھار لایت لا ولی الالباب (ال عمران)

ترجمہ: بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات دن کے ادل بدل میں اہل عقل کے لیے (بڑی) نشانیاں ہیں

انسانی فطرت کی گواہی:

ذات باری تعالیٰ کے وجود کا شعور انسانی فطرت میں شامل ہے۔ دنیا کی ہر قوم میں خدا کا تصور موجود رہا ہے۔

قرآن کہتا ہے " فطرت اللہ التی فطر النا س علیھا " (الروم)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی اس فطرت کی پیروی کرو جس پر اس نے انسانوں کو پیدا کیا۔

حدیث:

کل مولود یولد علی الفطر ۃ فا بواہ یھود انہ او ینصر انہ (رواہ بخاری و مسلم)

ترجمہ: عالم ارواح میں اللہ تعالیٰ نے اپنے وجود کے بارے میں تمام انسانوں سے عہد لیا تھا۔

Scanned with CamScanner

الست بربکم، قالوا بلی شهدنا (سورۃ الاعراف: 172)

ترجمہ: عالم ارواح میں اللہ تعالیٰ نے تمام ارواح سے پوچھا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ تو سب نے کہا کیوں نہیں۔ تو ہمارا رب ہے۔ ہم اس کی گواہی دیتے ہیں۔

بعثت انبیاء کا مقصد:

تمام انبیاء کی بعثت کا مقصد بھی ایک خدا کی ذات کو تسلیم کرنا اور لوگوں سے تسلیم کروانا تھا۔ ان کی تمام تعلیمات کا نچوڑ یہی تھا کہ

" ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت (سورۃ النحل)

ترجمہ: اور ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا (جو ان کو یہ تعلیم دے) کہ وہ صرف اللہ کی عبادت کریں اور شیطان سے دور ہو جائیں۔

آخری نبی کی گواہی:

اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ﷺ جنہیں سخت مخالفیں نے اپنی مخالفت کے باوجود "صادق وامین" کہا اور انہوں نے لوگوں کو یہی تعلیم دی اللہ تعالیٰ کی ذات موجود ہے اور وہ یکتا اور تنہا ہے۔

سابقہ الہامی کتب کی گواہی:

سابقہ کتب تحریف کے باوجود ایک اللہ کے وجود کے بارے میں گواہی دیتی ہیں۔

کائنات کے نظم وضبط کی گواہی:

" لو کان فیہما الہۃ الا اللہ لفسدتا (سورۃ الانبیاء)

ترجمہ: اگر زمین اور آسمان میں ایک اللہ تعالیٰ کے علاوہ کئی معبود ہوتے تو یہ زمین وآسمان تباہ ہو جاتے۔

لا الشمس ینبغی لہا ان تدرک القمر ولا الیل سابق النہار، وکل فی فلک یسبحون. (سورۃ یٰس: 40)

ترجمہ: نہ آفتاب کی مجال ہے کہ چاند کو جا پکڑے اور نہ رات دن سے پہلے آسکتی ہے اور سب ایک دائرے میں تیر رہے ہیں۔

الذی خلق سبع سموت طباقا، ما تریٰ فی خلق الرحمن من تفوت فارجع البصر ہل تری من فطور ۝ ثم ارجع البصر کرتین ینقلب الیک البصر خاسئا وہو حسیر (سورۃ الملک)

ترجمہ: (وہی اللہ ہے) جس نے سات آسمان تہ بہ تہ پیدا کر دیئے تو (خدائے) رحمٰن کی صفت میں کوئی فتور نہ دیکھے گا۔ سو تو

Scanned with CamScanner

پھر نگاہ ڈال کر دیکھ لے کہیں تجھ کو کوئی خلل نظر آتا ہے پھر بار بار نگاہ ڈال کر دیکھ۔لوٹ آئے گی تیر پاس تیری نگساہ ردھو کر تھک کر۔

انفسی دلائل:

قرآن مجید میں ایک جگہ ارشاد فرمایا:

"و فی انفسکم افلا تبصرون" (سورۃ اریات :21)

ترجمہ:اور اک ہستی کی نشانیاں تمہارے وجود میں موجود ہے کیا تم دیکھتے نہیں ہو؟

حقیقی خالق کون ہے؟

کیا کوئی مخلوق خالق کے بغیر پیدا ہو سکتی ہے؟اور کیا مخلوق خالق ہو سکتی ہے؟اس لیے حقیقی خالق سوائے اللہ کے اور کون ہوسکتا ہے؟ جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے،

"ام خلقو ا من غیر شی ء ام ھم الخلقون ، ام خلقو السموت و الارض بل لا یوقنون" (الطور)

ترجمہ:کیا یہ کسی کے پیدا کیے بغیر ہی پیدا ہو گئے ہیں۔یا یہ خود اپنے تئیں پیدا کرنے والے ہیں، یا انہوں نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے،نہیں بلکہ یہ یقین ہی نہیں رکھتے۔

خلیفہ ہارون الرشید کے پاس دہریہ یعنے منکر خدا آیا اور کہا کہ میں آپ کے دور کے کسی بڑے عالم سے وجود باری تعالیٰ پر بحث کرنا چاہتا ہوں۔خلیفہ نے امام ابوحنیفہ کو بلایا جو اپنے وقت کے عظیم عالم اور امام تھے۔امام صاحب کچھ دیر سے دربار میں پہنچے دیر سے آنے کی وجہ پوچھی گئی امام صاحب نے بتایا کہ جب میں دریا کے کنارے پر پہنچا تو دریا پار کرنے کے لیے کوئی کشتی نہ تھی اچانک میرے دیکھتے دیکھتے ایک درخت خود کٹا،اس کے تحت بنے ،اور خود بخود آپس میں جڑ گئے۔اور اس طرح اپنے آپ ایک کشتی تیار ہوگئی جس پر سوار ہو کر یہاں پہنچا۔اس لیے دیر ہوگئی۔امام کی اس بات پر دہریہ۔ اختیار ہنس پڑا اور بولا کہ:اے خلیفہ وقت !دیکھا آپ کے دور کے سب سے بڑے عالم کیسی ان ہونی بات کرر ہے ہیں؟ کبھی ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ ایک کشتی بغیر بڑھئی کے خود بخود بن جائے۔امام صاحب برجستہ بولے "او منکر خدا: جب ایک معمولی سی کشتی بغیر بڑھئی کے خود بخود نہیں بن سکتی تو اتنی وسیع و عظیم الشان کائنات خود بخود کس طرح وجود میں آسکتی ہے" اس پر دہریہ ہکا بکا رہ گیا اور لا جواب ہو گیا اس طرح امام صاحب نے عقلی دلیل کے ذریعے وجود باری تعالیٰ کو ثابت کر دیا۔

Scanned with CamScanner

س۳: شرک کسے کہتے ہیں؟ اور اس کی اقسام کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟

ج: شرک کا لغوی معنی:

شرک کا لغوی معنی حصہ داری اور ساجھے پن کے ہیں۔

شرک کا اصطلاحی معنی:

اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کی ذات یا صفات یا عبادت یا صفات کے تقاضوں میں کسی اور کو حصہ دار یا ساجھی ٹھہرانا یا ماننا اور تسلیم کرنا شرک کہلاتا ہے۔

شرک کی اقسام:

۱) ذات میں شرک:

اللہ تعالیٰ کی ذات میں کسی دوسرے کو شریک ٹھہرانا ذات میں شرک کہلاتا ہے۔ اسی طرح کسی کو اللہ تعالیٰ کا ہمسر بنانا اور برابر جاننا کسی کو اللہ تعالیٰ کی اولاد تسلیم کرنا کسی کو اللہ تعالیٰ کا باپ ماننا بھی شرک ہے۔ دو خداوں اور تین خداوں کا تصور سب شرک میں شامل ہے۔ شرک کی مذمت کے بارے میں کئی آیات ہیں

آ۔" لاشریک لہ: اس کا کوئی شریک نہیں۔

۲۔ لم یکن لہ شریک فی الملک: بادشاہی میں اس کا کوئی شریک نہیں۔

۳۔ لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد: نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے۔

صفات میں شرک:

اللہ تعالیٰ کی صفات مثلاً علم، ارادہ اور قدرت وغیرہ کسی دوسرے میں قدیم، ازلی، غیر متناہی اور رفانی جیسی صفات کا اقرار شرک فی الصفات ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے،

"لیس کمثلہ شیء" ترجمہ: کوئی بھی چیز اس کی مثل نہیں۔

صفات کے تقاضوں میں شرک:۔

۔ اسلام میں عبادت صرف اللہ کی جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو عبادت کا حق دار جاننا یا اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ ساتھ کسی اور کی عبادت کو بھی جائز تسلیم کرنا عبادت میں شرک ہے۔

Scanned with CamScanner

ایاک نعبد" ترجمہ: ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں۔

لا اعبد ما تعبدون ترجمہ: میں اس کی عبادت نہیں کرتا جس کی عبادت تم کرتے ہو۔

خدا کی وحدانیت:

قرآن حکیم میں خدا کی وحدانیت پر خاص طور پر زور دیا گیا ہے۔ مثلاً ارشاد ہوتا ہے

-" و الھکم الہ واحد O لا الہ الا ھو "

ترجمہ: اور تمہارا خدا ایک خدا ہے سوائے اس کے کوئی خدا نہیں۔

ہر نبی کی تعلیم توحید:

تمام انبیاء کی اجتماعی تعلیم توحید ہی رہی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے،

" قال یقوم اعبدوا اللہ مالکم من الہ غیرہ "

ترجمہ: اللہ کے رسول نے کہا عبادت اللہ کی کرو اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

حکم صرف خدا کا:

حکم صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے مخصوص ہے اس کے احکامات واجب الاتباع ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

" ان الحکم الا للہ" ترجمہ: حکم صرف اللہ کے لیے ہے۔

حقیقی شکر کیا ہے:

تمام نعمتیں اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہیں سو ہمیں خلوص دل سے اسی کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ شکر کا مطلب صرف یہ نہیں کہ زبان سے کہہ دیا جائے یا اللہ تیرا شکر ہے بلکہ اس کی حقیقی صورت یہ ہے کہ اپنی عبادت و بندگی کا ہماری عملی زندگی میں کوئی شائبہ تک نہ رہے۔

امام غزالیؒ فرماتے ہیں "خدا کی نعمتوں کی پہچان اور ان پر خوشی پا کر زبان اور دل سے اور اعضاء و جوارح کو اس کی رضا میں لگا دینے کا نام شکر ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے " وشکروالی ولا تکفرون " ترجمہ: اور تم میرا شکر ادا کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صلی اللہ علیٰ سیدنا محمد

باب اول

س4: انبیاء کرام کی خصوصیات بیان کریں؟

ج: انبیاء کرام کی خصوصیات درج ذیل ہیں:۔

1۔ بشریت

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی راہنمائی کے لیے ہمیشہ کسی انسان ہی کو نبی یا رسول بنا کر بھیجا ہے کسی جن یا فرشتے کو کبھی نہیں بھیجا

قل انما انا بشر مثلکم ، یوحی الیّ انما الھکم الہ واحد (الکھف:110)

آپ کہہ دیجیے کہ میں تمہاری طرح ایک انسان ہوں اور میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ بے شک تمہارا معبود صرف ایک معبود ہے۔

انبیاء و رسل کو انسان ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ ایسے اوصاف سے نوازتا ہے جو دوسرے انسانوں میں نہیں ہوتے لہذا ہمیں انبیاء و رسل کو عام بشر کے بجائے خیر البشر، سید البشر یا افضل البشر کہنا چاہیے۔

2۔ وہبی

رسالت و نبوت اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ایسی نعمت ہے۔ جو محنت اور ریاضت سے حاصل نہیں ہوتی۔ فرمان خداوندی ہے۔

اللہ اعلم حیث یجعل رسالۃ

بے شک اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ علم رکھتا ہے کہ کس کو رسالت دی جائے۔

اللہ تعالیٰ ایک دوسرے مقام پر فرماتا ہے۔

ذلک فضل اللہ یو تیھہ من یشاء (الجمعۃ: 4)

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے عطا کرتا ہے۔

3۔ احکام الہیٰ کی تبلیغ:۔

پیغمبر جو احکام اور تعلیمات لوگوں کے سامنے بیان فرماتے ہیں، وہ تمام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں۔ پیغمبر اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کا ترجمان ہوتا ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد باری ہے۔

و ما ینطق عن الھوی o ان ھوا الاّ وحی یوحیٰ (النجم :3,4)

اور نہ خواہش نفس سے منہ سے بات نکالتے ہیں یہ تو حکم خدا ہے جو ان کی طرف بھیجا جاتا ہے۔

پھر ارشاد ہوتا ہے

بلغ ما انزل الیک (المائدہ: 67)

جو کچھ تمہاری طرف نازل کیا گیا ہے اسے لوگوں تک پہنچا دو۔

Scanned with CamScanner

4۔ معصومیت:۔

انبیاء کی ایک خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ وہ پاک ہوتے ہیں گناہوں سے۔ کیونکہ ان کے معمولی سے گناہ سے پوری امت گمراہ ہو سکتی ہے۔ ان کے اقوال و اعمال شیطان کے عمل دخل سے محفوظ ہوتے ہیں۔ نبی کا کردار بے داغ ہوتا ہے۔ وہ آپ انسان کامل ہوتا ہے بے پناہ روحانی طاقت کا مالک ہوتا ہے۔ اس کی ذات، شخصیت اور ہستی ہر لحاظ سے مکمل ہوتی ہے۔ نبی کا کوئی کام نفسانی خواہشات کے تابع نہیں ہوتا۔

5۔ واجب الاطاعت:۔

حضرات انبیاء کرام کی پیروی لوگوں پر لازم ہے۔ پیغمبر خدا کی طرف سے لوگوں پر ہوتے ہیں۔ وہ اللہ کا راستہ دکھاتے ہیں اس لیے ان کی اطاعت اصل میں خدا کی اطاعت ہوتی ہے اور ان کی نافرمانی خدا کی نافرمانی ہوتی ہے۔ وہ خدا کی طرف سے مامور ہوتے ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے

وما ارسلنا من رسول الا لیطا ع باذن اللہ (النساء: 64)

ہمارا رسول بھیجنے کا مقصد یہ تھا کہ حکم الٰہی سے اس کی پیروی کی جائے۔

پھر ارشاد ہوتا ہے

وما اتاکم الرسول فخدوہ وما نھکم عنہ فا نتھو (الحشر: 7)

سو جو چیز تم کو پیغمبر دیں وہ لے لو اور جس سے باز کریں اس سے باز رہو۔

ایک اور موقع پر ارشاد ہوتا ہے

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ (النساء: 80)

جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اعطاعت کی۔

پیغمبر کتاب اللہ کا شارح ہوتا ہے امت کا معلم و مربی ہوتا ہے امت کے لیے نمونہ ہوتا ہے۔ وہ پہلے خود کتاب اللہ پر عمل کرتا ہے پھر لوگوں سے اس کے مطابق عمل کراتا ہے۔

6۔ بے مثال کردار:۔

انبیاء و رسل کا کردار ہمیشہ بے مثال ہوتا ہے۔ تا کہ کوئی شخص بھی ان پر انگلی نہ اٹھا سکے۔

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسو ۃحسنۃ (الاحزاب: 21)

یقیناً تمہارے لیے اللہ کے رسول کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔

صدق: سچائی نبوت و رسالت کے لیے انتہائی لازمی صفت ہے، کیونکہ کسی نبی اور رسول کے لیے یہ ممکن نہیں کہ اس سے ایسی بات سرزد ہو جو حقیقت کے خلاف ہے۔ نبی پاک ﷺ کو بعثت سے پہلے ہی صادق و امین کہا جاتا تھا۔

7۔ امین:۔

اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء صادق و امین ہوتے ہیں۔ بالخصوص اللہ تعالیٰ کی جانب سے جو احکام ان کو وحی کے ذریعے بندگان الٰہی کی ہدایت کے لیے دیے جاتے ہیں ان میں کبھی بھی خیانت نہیں کرتے بلکہ سارے کے سارے احکام من وعن لوگوں تک پہنچا دیتے ہیں، ہوئے

Scanned with CamScanner

قوم سے فرمایا

لکنی رسول من رب العالمین ابلغکم رسلت ربی و انا لکم ناصح امین (الاعراف :67,68)

لیکن میں تو سب جہانوں کے رب کی طرف سے رسول ہوں۔ میں تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں۔ میں تمہارا خیر خواہ اور احکام الٰہی کا امین ہوں۔

8۔مرد ہونا:۔

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے کسی مرد ہی کو رسول یا نبی بنا کر بھیجا ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وما ارسلنا من قبلک الا رجالا نوحی الیھم (یوسف:109)

اور ہم نے آپ ﷺ سے پہلے صرف مردوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا ہے جن کی طرف ہم وحی کرتے ہیں۔

9۔علم غیب:۔

رسولوں کو جو علم دیا گیا تھا وہ اس سے بہت زیادہ تھا جو ان کے واسطے سے بندوں تک پہنچا اور عقل بھی یہی چاہتی ہے کہ ایسا ہو۔ کیونکہ بندوں کو تو ترغیب کی وہی باتیں معلوم کرنے کی ضرورت ہے جن کا تعلق ایمان وعقائد سے ہے لیکن رسولوں کو ان کے سوا اور بہت سی معلومات عطا ہوتی ہیں، جو فرائض نبوت ادا کرنے میں ان کے لیے مددگار رہوتی ہیں۔ البتہ یہ بات واضح ہے کہ بالذات عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے یعنی اللہ تعالیٰ کا علم غیب ذاتی ہے جبکہ پیغمبروں کا علم غیب اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ ہے۔ اس میں کتنا علم غیب دیا گیا یہ صرف خدا ہی جانتا ہے اس کو ناپنے کا کوئی پیمانہ نہیں۔

س5:۔ مندرجہ ذیل پر مختصر نوٹ لکھیں۔

ا) ملائکہ　　ب) آسمانی کتابیں　　ج) توحید کا مفہوم

ملائکہ:

مفہوم: ملائکہ کا لفظ جمع ہے اور اس کا واحد ملک ہے جس کا معنی ہے فرشتہ، قرآن مجید میں فرشتوں کے لیے رسل یعنی پیغام رسان کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے۔ اس سے مراد وہ غیر مادی اور غیر مرئی ہستیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق نظام عالم کو چلا رہی ہیں۔ فرشتے نور سے پیدا ہوئے ہیں اس لیے انہیں نوری مخلوق کیا جاتا ہے۔

باطل نظریات:۔

فرشتوں کے بارے میں دنیا میں مختلف قسم کے باطل نظریات پائے جاتے ہیں۔ مشرکین نے خدائی میں دو قسم کی مخلوقات کو شریک کیا ہے، ایک قسم ان مخلوقات کی ہے جو جسمانی وجود رکھتی ہیں اور نظر آتی ہیں مثلاً سورج، چاند، تارے، آگ اور پانی وغیرہ۔

دوسری قسم ان مخلوقات کی ہے جن کا وجود جسمانی نہیں بلکہ وہ نظروں سے اوجھل ہیں اور در پردہ کائنات کا انتظام چلا رہی ہیں ان میں سے پہلی قسم کی چیزیں تو انسان کی آنکھوں کے سامنے موجود ہیں۔ اس لیے ان کی خدائی کی نفی خود لا الہ الا اللہ کے الفاظ سے ہو جاتی ہے لیکن دوسری قسم کی مخلوقات پوشیدہ اور پراسرار ہیں، یہی فرشتے ہیں۔ مشرکین انہی کے گرویدہ ہیں۔ ان کو دیوتا، خدا اور خدا کی اولاد سمجھتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

اسلامی نظریات:۔

فرشتوں کے بارے میں اسلامی نظریہ یہ ہے کہ یہ پوشیدہ نورانی ہستیاں جس کو تم دیوتا، خدا اور خدا کی اولاد جانتے ہو دراصل خدا کے فرشتے ہیں۔ان کا خدائی میں کوئی دخل نہیں۔ یہ سب خدا کے تابع فرماں ہیں اور اس قدر مطیع ہیں کہ حکم الہیٰ سے بال برابر بھی سرکشی نہیں کر سکتے۔ خدا ان کے ذریعے اپنی سلطنت کی تدبیر کرتا ہے اور وہ ٹھیک ٹھیک اس کے فرمان بجالاتے ہیں۔ان کو خود اپنے اختیار سے کچھ کرنے کی قدرت نہیں۔یہ اپنی طرف سے خدا کے حضور میں کوئی تجویز پیش نہیں کر سکتے۔ان کی اتنی مجال بھی نہیں کہ اس کے سامنے کسی کی سفارش کر دیں۔ان سے مدد مانگنا اور ان کی عبادت کرنا انسان کے لیے ذلت ہے۔کیونکہ روز ازل میں اللہ تعالیٰ نے انہیں حضرت آدمؑ کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تھا، اور ان سے بڑھ کر حضرت آدم کو علم عطا کیا تھا۔

فرشتوں کی حقیقت:۔

فرشتوں کی حقیقت ہمیں نہیں بتائی گئی صرف ان کی صفات بتائی گئی ہیں اور ان کی ہستی پر یقین رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ہمارے پاس یہ معلوم کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں کہ وہ کیسے ہیں۔ان کے وجود سے انکار کرنا کفر ہے۔کیونکہ ان کے انکار پر کسی کے کوئی دلیل نہیں اور انکار کے معنی خدا اور رسول کی نافرمانی ہے۔ہم ان پر صرف اس لیے ایمان لاتے ہیں کہ خدا کے سچے رسول نے ہمیں اس کا حکم دیا ہے۔

اہم فرشتے:۔

فرشتے بے شمار ہیں ان کی تعداد اللہ ہی جانتا ہے۔چار فرشتے زیادہ مشہور اور بلند تر ہیں۔

۱۔ حضرت جبرائیلؑ

حضرت جبرائیلؑ تمام فرشتوں کے سردار ہیں۔وہی پیغام الہیٰ انبیاء اور رسولوں کے پاس لاتے تھے، قرآن مجید انہی کے ذریعے آسمانی دنیا سے نازل ہوا۔آپ ہی روح القدس اور ملک کریم کے نام سے موسوم کیے گئے ہیں۔خدا کے حکم سے ہی نافرمان قوموں پر عذاب لاتے ہیں۔انہی کے پاس خدا کے احکام آئے ہیں اور یہ انہیں دوسرے فرشتوں تک پہنچاتے ہیں۔حضورؐ نے ان کو اصلی صورت میں بھی یوں دیکھا ہے کہ قدم زمین پر اور سر آسمان کو چھو رہا تھا، اور ان کے ستر ہزار بازو تھے۔سدرۃ المنتہیٰ ان کا آخری مقام ہے معراج کے موقع پر وہ یہیں رک گئے تھے اور وہاں سے آگے حضورﷺ اکیلے بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوئے۔

جلتے ہیں جبرائیل کے پر جس مقام پر
اسکی حقیقتوں کے شناسا تم ہی تو ہو

۲۔ حضرت میکائیلؑ

یہ بارش اور رزق رسانی پر معمور ہیں انہیں رزق روزی اور بارش کے انتظامات سونپے گئے ہیں۔

۳۔ حضرت عزرائیل

انہیں ملک الموت بھی کہتے ہیں، یعنی موت کے فرشتے، ان کے سپرد ہر ذی روح اور جاندار ہستی کی روح قبض کرنا ہے اور ہر جاندار پر موت طاری کرنا ہے۔حدیث کی رو سے تمام مخلوقات ان کے سامنے اسطرح ہیں جس طرح انسان کے سامنے دسترخوان۔خدا کی طرف سے جس جاندار کی روح قبض کرنے کا حکم ملتا ہے یہ فوراً اس کی روح قبض کر لیتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

۴۔ حضرت اسرافیلؑ

ان کے ذمہ یہ کام ہے کہ یہ اس وقت بھی صور لیے ہوئے ہیں اور خدا کے حکم کا انتظار کر رہے ہیں۔ وہ اللہ کے حکم پر صور پھونکیں گے تو دنیا کی تمام ذی روح مخلوق فنا ہو جائے گی۔ اور سارا نظام عالم درہم برہم ہو جائے گا۔ پھر حضرت اسرافیلؑ دوبارہ صور پھونکیں گے تو تمام مخلوق دوبارہ زندہ ہو جائے گی۔

فرشتوں کے فرائض

قرآن وسنت کی روشنی میں فرشتے مندرجہ ذیل فرائض سرانجام دیتے ہیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ ان سے پیغام رسانی کا کام لیتا ہے۔

۲۔ فرشتے خدا کے احکام کو دنیا میں جاری وساری کرتے ہیں۔

۳۔ موت کے وقت روح قبض کرنا انہی کے سپرد ہے۔

۴۔ یہی فرشتے خدا اور اس کے رسولوں کے درمیان پیغام لانے والے ہیں۔

۵۔ فرشتے انسانوں کے اعمال کی نگرانی بھی کرتے ہیں اور ان کے ثواب اور گناہ کے کاموں کا ریکارڈ رکھتے ہیں۔

۶ وہ انسانوں کے اعمال مطابق ان پر خدا کی رحمت یا لعنت کے نزول کا ذریعہ ہیں۔

۷۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر رہنے کا فریضہ بھی سرانجام دیتے ہیں۔

۸۔ فرشتے خدا کی نافرمانی اور سرکشی نہیں کرتے بلکہ ہر وقت اس کی تسبیح میں مصروف رہتے ہیں۔

۹۔ بہت سے فرشتے خانہ کعبہ اور روضہ رسولؐ پر صبح شام حاضری دیتے ہیں۔

۱۰۔ فرشتے خدا کے حکم سے نیک بندوں اور مومنوں کی مصائب میں نصرت کرتے ہیں۔ اور ان کے سکون قلب کا باعث بنتے ہیں۔

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

آسمانی کتابیں

مفہوم: اللہ تعالیٰ نے جس طرح اپنے آخری رسول حضرت محمد ﷺ پر قرآن مجید نازل فرمایا ہے۔ اسی طرح آپؐ سے پہلے جو رسول گزرے تھے ان کے پاس بھی اپنی کتابیں بھیجی تھیں۔ ہمارے لیے ان پر ایمان لانا فرض ہے۔ ان میں سے بعض کے نام ہیں بتائے گئے ہیں مثلاً صُحُفِ ابراہیم جو حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اتری، تورات حضرت موسیٰ علیہ السلام، انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل کی گئی۔ ان کے سوا دوسری کتابیں جو رسولوں کے پاس آئی تھیں، ان کے نام ہمیں نہیں بتائے گئے۔ البتہ ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کتابیں بھی خدا کی طرف سے آئی تھی وہ سب برحق تھیں۔

جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے۔

والذین یومنون بما انزل الیک و ما انزل من قبلک (البقرۃ:04)

اور وہ لوگ جو ایمان لائے اس پر جو نازل ہوا تم پر اور جو آپ سے پہلے نازل ہوا۔

Scanned with CamScanner

لہٰذا پچھلی کتابوں پر ایمان لانے کا جو حکم دیا گیا ہے وہ صرف اس حیثیت سے ہے کہ خدا نے قرآن مجید سے پہلے بھی دنیاں کی ہر قوم کے پار اپنے احکام اپنے نبیوں کے ذریعے بھیجے تھے۔ اور وہ سب اسی ایک خدا کے احکام تھے جس کی طرف سے قرآن مجید آیا ہے گویا قرآن مجید اسی تعلیم کو زندہ کرنے کے لیے بھیجا گیا ہے۔ جس کو پہلے زمانے کے لوگوں نے پایا اور کھو یا۔

ارشاد ربانی ہے۔

و انزلنا الیک الکتاب بالحق مصد قا لما بین یدیه من الکتب (المائدة :48)

اور ہم نے آپ پر سچی کتاب نازل کی ہے جو اپنے سے پہلے کتابوں کی تصدیق کرتی ہے۔

آسمانی کتابوں میں تحریف:

جن کتابوں کے نام ہمیں بتائے گئے ہیں ان میں سے صحف ابراہیم تو اب دنیا میں موجود نہیں ہے، رہیں تورات، انجیل اور زبور وہ عیسائیوں کے پاس موجود ہیں لیکن قرآن مجید میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ ان سب کتابوں میں لوگوں نے خدا کے کلام کو بدل ڈالا ہے اور اپنی طرف سے بہت سی باتیں ان میں شامل کر دی ہیں، جیسا کہ ارشاد ربانی ہے،

یحرفون الکلم من یعد مواضعه (المائدة :41)

وہ باتوں کو ان کے مقامات کے بعد بدل دیتے ہیں۔

خود عیسائی اور یہودی بھی تسلیم کرتے ہیں کہ اصل کتابیں ان کے پاس نہیں ہیں، صرف ان کے ترجمہ باقی رہ گئے ہیں جن میں صدیوں سے ترمیم ہوتی رہی ہے اور اب تک ہوتی چلی جا رہی ہے۔ ان میں خدا کا کلام اور انسان کے کلام مل جل گئے ہیں اور یہ معلوم کرنے کا ذریعہ نہیں ہے کہ خدا کا کلام کونسا ہے اور انسان کا کلام کونسا ہے یعنی دونوں کو غلط ملط کر دیا گیا ہے۔

پہلی کتابوں کی خصوصیات:

ذیل میں پہلی تحریف شدہ آسمانی کتابوں کی کچھ خصوصیات بیان کی جاتی ہیں۔

۱۔ پہلے جو کتابیں آئی تھیں ان میں اکثر کے اصلی نسخے گم ہو گئے اور ان کے صرف ترجمے رہ گئے۔

۲۔ پچھلی کتابوں میں لوگوں نے کلام الٰہی کے ساتھ اپنا کلام ملا دیا ہے۔

۳۔ جتنی مذہبی کتابیں دنیا کی مختلف قوموں کے پاس ہیں ان میں ایک کے متعلق بھی تاریخی سند سے یہ بات ثابت نہیں کی جا سکی کہ واقعی وہ کتاب جس نبی کی طرف منسوب ہے اسی نبی کی ہے بلکہ بعض کتابیں سرے سے ایسی ہیں جن کے متعلق یہ بھی نہیں معلوم کہ وہ کس زمانے میں کس نبی پر اتری ہیں۔

۴۔ پچھلی کتابیں جن زبانوں میں نازل ہوئی تھیں وہ ایک مدت سے مردہ ہو چکی ہیں اب دنیا میں کہیں بھی ان کے بولنے والے باقی نہیں رہے اور ان کے سمجھنے والے بھی بہت کم پائے جاتے ہیں ایسی کتابیں اگر اصلی حالت میں ہوں تو بھی ان سے استفادہ کرنا اور انکی پیروی کرنا ممکن نہیں۔

۵۔ جتنی مذہبی کتابیں دنیاں کی مختلف قوموں کے پاس ہیں وہ دنیا کی کسی خاص قوم کی طرف نازل کی گئی ہیں اور ہر کتاب میں ایسے احکام پائے جاتے ہیں جن معلوم ہوتا ہے کہ ایک خاص زمانے کے حالات اور ضروریات کیلئے ہیں مگر اب نہ انکی ضرورت ہے اور نہ ان پر عمل کیا جا سکتا ہے۔

Scanned with CamScanner

۶۔ پچھلی کتابوں میں ہر ایک میں نیکی اور صداقت کی باتیں بیان کی گئی تھیں۔ اخلاق اور راست بازی کے اصول سکھائے گئے تھے۔ خدا کی مرضی کے مطابق زندگی گزارنے کے طریقے سکھائے گئے تھے لیکن کوئی کتاب بھی ایسی نہ تھی جس میں ساری خوبیوں کو ایک جگہ جمع کر دیا گیا ہو اور کوئی چیز چھوڑی نہ گئی ہو۔

قرآن مجید اور خالص کلام الٰہی:۔

تمام آسمانی کتابوں میں صرف قرآن مجید ہی ہے جو تمام تر خالص کلام الٰہی ہے قرآن جن الفاظ میں اترا تھا۔ ٹھیک انہی الفاظ میں بھی تغیر نہیں ہوا۔ یہ کتاب قیامت تک کے لیے تمام قافلہ انسانیت کیلئے تمام زمانوں میں مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اس کا ایک ایک لفظ محفوظ ہے اور یہ بالکل اسی صورت میں ہمارے سامنے موجود ہے۔ جس طرح یہ نازل ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے خود اس کی حفاظت کا ذمہ لیا تھا۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے۔

انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحفظون (الحجر:9)

"بے شک یہ نصیحت ہم ہی نے اتاری ہے اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں۔" اس کلام میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

ذلک الکتاب لاریب فیه (البقرۃ:2)

یعنی یہ کتاب اس میں کوئی شک نہیں

قرآن میں ہو غوطہ زن اے مردِ مسلمان ۔ اللہ کرے عطا تجھ کو جدت کردار

حضرت عمر فاروقؓ کا واقعہ:

ایک دفعہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ رحمت عالم کی خدمت میں حاضر تھے۔ حضرت فاروق اعظمؓ کو کہیں سے تورات کا پرانا نسخہ ملا تھا۔ اور وہ اس کا مطالعہ کر رہے تھے۔ حضور کو یہ بات ناگوار گزری اور ناگواری کے آثار حضورؐ کے چہرے سے ظاہر ہوئے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کہا عمرؓ! کیا تم سرکار دو عالمؐ کے چہرے کو دیکھتے نہیں ہو کہ غصے کے آثار ظاہر ہیں۔

حضرت عمرؓ نے حضورؐ کا چہرہ انور دیکھا تو فوراً تورات کو بند کر دیا اور عرض کی حضورؐ ہمارے لیے اللہ اور اس کا رسول کافی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر آج موسیٰ بھی ہوتے تو میری ہی پیروی کرتے۔

یہاں علماء کرام نے ایک نکتہ کی وضاحت کی ہے کہ پہلی آسمانی کتابوں کا مطالعہ تحقیق کیلئے تو کیا جاسکتا ہے لیکن ان پر عمل کی خاطر نہیں۔

توحید کا مفہوم:۔

اسلامی عقائد میں سب سے پہلا عقیدہ ہے توحید۔ توحید کے لغوی معنی ہیں ایک ماننا، یکتا جاننا دین کی اصطلاح میں اس سے مراد یہ ہیکہ سب سے برتر واعلیٰ اور ساری کائنات کی خالق و مالک ہستی کے واحد و یکتا ہونے پر ایمان لانا اور صرف اسی کو عبادت کے لائق سمجھنا، حضرت آدمؑ سے لیکر حضرت محمد ﷺ تک ہر نبی نے لوگوں کو توحید کی تعلیم دی اور انہیں اللہ کی بندگی اور عبادت کا ہی حکم دیا۔

لا الہ الا اللہ کا مطلب:۔

کلمہ طیبہ اسلام کا پہلا رکن ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں کلمہ کے پہلے حصہ میں توحید کا عقیدہ بیان کیا گیا ہے کلمہ میں الہ کا جو لفظ آیا ہے اس کے معنی معبود یا خدا کے ہیں۔ خدا اس کو کہتے ہیں جو مالک ہو خالق ہو۔ پالنے والا ہو دعاؤں کا سننے اور قبول کرنیوالا ہو۔ اور اس کا مستحق ہو کہ اس کی عبادت کی جائے۔ جب ہم لا الہ الا اللہ کہتے ہیں تو اس کے معنی یہ ہوئے کہ اول تو ہم نے یہ اقرار کر لیا ہے کہ یہ دنیا نہ تو بے خدا ہی ہے اور نہ ایسا ہے کہ بہت سے خدا

Scanned with CamScanner

ہوں۔ بلکہ دراصل خدا ایک ہی ہے اور اس ایک خدا کے سوا خدائی کسی کی نہیں۔ دوسری بات جس کا ہم نے کلمہ پڑھتے ہی اقرار کیا وہ یہ کہ وہی ایک خدا ہمارا اور سارے جہان کا مالک ہے ہم اور ہماری ہر چیز اور دنیاں کی ہر شے اس کی ہے۔

اللہ ہی خالق ہے رازق ہے موت اور زندگی اسی کی طرف سے ہے مصیبت اور راحت بھی اسی کی طرف سے ہے اور جو کچھ کسی کو ملتا ہے کو دینے والا حقیقت میں وہ ہے اور جو کچھ کسی سے چھینا جاتا ہے۔ اسکا چھیننے والا بھی وہ ہے۔ ڈرنا چاہیے تو اس سے، مانگنا چاہیے تو اس سے، سر جھکانا چاہیے تو اس کے سامنے، عبادت اور بندگی کی جائے تو اس کی۔ اس کے سوا ہمارا کوئی آقا اور حاکم نہیں۔

صرف اللہ ہی معبود واحد ہے:۔

یہ وسیع کائنات جس کے آغاز اور انجام اور انتہا کا خیال کرنے سے ہمارا ذہن تھک جاتا ہے جو نا معلوم زمانے سے چلی آ رہی ہے اور نا معلوم زمانے تک چلی جارہی ہے۔ جس میں بے حد و حساب مخلوق پیدا ہوئی اور پیدا ہوئے چلی جارہی ہے اس کائنات کی خدائی صرف وہی کر سکتا ہے جو غیر محدود ہمیشہ سے ہو اور ہمیشہ رہے۔ ختم ہونا نا ہو ہر چیز کا علم رکھتا ہو سب پر غالب ہو کوئی اس کے حکم سے سرتابی نہ کر سکے۔ بے حساب قوتوں کا مالک ہو اور کائنات کی ساری چیزوں کو اس ہی نے پیدا کیا ہو اور اس کے کاموں میں کوئی دخل نہ دے سکے۔ اور وہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے صرف وہی ذات تمام خدائی صفات رکھتی ہے۔ اس کے سوا کوئی خدا نہیں۔ صرف اللہ ہی واحد و یکتا اور معبود ہے۔

سورۃ الاخلاص کا مفہوم:۔

سورۃ الاخلاص میں جس جامعیت کے ساتھ توحید کا مفہوم بیان ہوا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے اس کا شان نزول یہ ہے کہ مشرکین مکہ اور یہودی و عیسائی علماء نے رسول اللہؐ سے سوال کیا کہ ہمیں اپنے رب کا حسب نسب بتائیں وہ رب کیا ہے؟ وہ کس چیز سے بنا ہے کس جنس سے ہے؟ اور کیا وہ کھاتا پیتا ہے؟ اور کس سے اس نے دنیا وراثت میں پائی ہے؟ اور اس کے بعد کون اس کا وارث ہے؟ العیاذ باللہ

اس قسم کے سوالات کے جوابات میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاخلاص نازل فرمائی۔

قل هو الله احد . الله الصمد . لم يلد. ولم يولد . ولم يكن له كفوا احد . (الخلاص)

کہو وہ اللہ ایک۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ کسی سے جنا گیا اور نہ کوئی اس کا ہم سر ہے۔

س6: انسانی زندگی پر عقیدہ توحید کے اثرات بیان کریں؟

توحید سے انسان کے فکر و عمل میں نمایاں اور انقلابی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ جن میں سے چند ایک یہ ہیں۔

عزت نفس:۔

عقیدہ توحید انسان کو عزت نفس عطا کرتا ہے۔ انسان جب یہ یقین کر لیتا ہے کہ اس کا خالق و مالک اللہ ہے۔ وہی طاقت کا سرچشمہ ہے اور وہی قادر مطلق ہے تو اس عقیدہ کی روشنی میں انسان صرف اللہ کے سامنے جھکتا ہے اور اسی سے ڈرتا ہے اب اس کی پیشانی انسانوں یا پتھر کی بے جان مورتیوں کے سامنے جھکنے کی ذلت سے محفوظ ہو جاتی ہے۔

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے آدمی کو دیتا ہے نجات

Scanned with CamScanner

انکسار:۔

عقیدہ توحید سے تواضع انکساری پیدا ہوتی ہے کیونکہ توحید کے پرستار جانتے ہیں کہ وہ اللہ کے سامنے بے بس ہیں ان کے پاس جو کچھ ہے سب اس کا دیا ہوا ہے جو خدا تعالیٰ دینے پر قادر ہے وہ چھین لینے پر بھی قادر ہے۔لہذا بندے کیلئے غرور و تکبر کی کوئی گنجائش نہیں اسے تواضع وانکسار ہی زیب دیتا ہے۔

وسعت نظر: عقیدہ توحید کا قائل تنگ نظر نہیں ہوتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ وہ اس رحمٰن ورحیم پر یقین رکھتا ہے جو کائنات کی ہر چیز کا خالق اور سب جہانوں کا پالنے والا ہے اس کی رحمتوں سے سب فیض یاب ہوتے ہیں اس عقیدے کے نتیجے میں مومن کی ہمدردی محبت اور خدمت عالمگیر ہو جاتی ہے اور وہ ساری خلق خدا کی بہتری کو اپنا نصب العین بنالیتا ہے۔

استقامت و بہادری: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے سے استقامت اور بہادری پیدا ہوتی ہے مومن جانتا ہے کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اور اس کی محتاج ہے خدا تعالیٰ ہی کو سب پر قدرت حاصل ہے لہذا اسی کے سامنے جھکنا چاہئے اور اسی سے ڈرنا چاہئے اس عقیدے کے ذریعے مومن کے دل سے دوسروں کا خوف نکل جاتا ہے اور وہ استقامت اور بہادری کی تصویر بن جاتا ہے اور کسی بڑے سے بڑے فرعون کا خوف اپنے دل میں نہیں لاتا ہے۔خواہ بدر واُحد کی لڑائی ہو یا حنین وخندق کی وہ ہر جگہ (**لا خوف علیهم ولا هم یحزنون**) نہ ان پر کوئی خوف ہوتا ہے اور نہ وہ غمزدہ ہوتے ہیں کا پیکر بن جاتا ہے۔

رجائیت واطمینان قلب: عقیدہ توحید کا ماننے والا مایوس اور نا امید نہیں ہوتا وہ ہر وقت خدا تعالیٰ کی رحمت پر آس لگائے رکھتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے وہ بڑا رحیم وکریم ہے وہ تمام خزانوں کا مالک ہے اور اس کا فضل وکرم بے حد وحساب ہے انسان جس قدر دل کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کرتا ہے اس کے دل کو انتہائی اطمینان نصیب ہوتا ہے۔

پرہیز گاری: عقیدہ توحید سے انسان کے دل میں پرہیزگاری پیدا ہوتی ہے کیونکہ ہر مومن کا ایمان ہیکہ اللہ تعالیٰ تمام ظاہر و پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے اگر بندہ پوشیدگی میں کوئی جرم کرلے تو ممکن ہے لوگوں کی نگاہوں سے چھپ ہو جائے مگر اپنے اللہ کی نظر سے چھپ نہیں سکتا کیونکہ وہ تو دلوں کے ارادوں کو بھی جانتا ہے۔یہ ایمان انسان میں یہ جذبہ پیدا کرتا ہیکہ انسان خلوت وجلوت میں کہیں بھی کسی جرم کا ارتکاب نہ کرے اور ہمیشہ نیک اعمال بجالائے کیونکہ معاشرہ اسی وقت صحیح معنوں میں انسانی معاشرہ بن سکتا ہے جب لوگوں کے اعمال درست ہوں توحید پر ایمان عمل صالح کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔کیونکہ انسان کے تمام اعمال اس کے دل کے تابع ہوتے ہیں۔اگر دل میں ایمان کی روشنی موجود ہو تو عمل صالح ہوگا۔

اطمینان قلب: عقیدہ توحید سے اطمینان قلب کی دولت حاصل ہوتی ہے۔قرآن کریم میں ارشاد ہے۔

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب (الرعد:28)

'خبردار! اللہ ذکر سے دلوں کو سکون ملتا ہے' جب کہ شرک جرم ہے اور مجرم کو قلبی سکون حاصل نہیں ہو سکتا۔

حریت وآزادی: عقیدہ توحید کیوجہ سے انسان کائنات کی غلامی سے نکل کر حریت اور آزادی کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے یہ جذبہ اسے خودداری اور وقار عطا کرتا ہے۔

اعلیٰ اخلاق: عقیدہ توحید کیوجہ سے بندہ مومن اخلاق حسنہ سے مزین ہو جاتا ہے کیونکہ وہ اللہ کی صفات اپنے اندر پیدا کرنے کی

Scanned with CamScanner

کوشش کرتا ہے۔ حدیث میں آتا ہے۔

تخلقو با خلاق الله (الحدیث)

تم اللہ تعالیٰ کے اخلاق اپنے اندر پیدا کرو لہذا اعلیٰ اخلاق عقیدہ توحید سے پیدا ہوتے ہیں۔

س 7: رسالت محمدیؐ کی خصوصیات تفصیل سے بیان کریں؟

حضرت آدمؑ سے نبوت کا جو سلسلہ شروع ہوا وہ خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہؐ پر آ کر اپنی تکمیل کو پہنچ گیا۔ اور ختم ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے انبیاء اکرام کو جو کمالات علیحدہ علیحدہ عطا فرمائے تھے۔ نبی آخر الزمانؐ کی ذات میں وہ تمام شامل کر دیئے۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضاء داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

رسالت محمدیؐ بڑی نمایاں خصوصیات رکھتی ہے۔ جن میں سے چند ایک یہ ہیں۔

عمومیت: رسول اکرمؐ سے پہلے آنے والے انبیاء کی نبوت کسی خاص قوم یا ملک کیلئے ہوتی تھی مگر آپؐ کی نبوت قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کیلئے ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

قل یایها الناس انی رسول الله الیکم جمیعا (الاعراف:158)

(اے محمدؐ) آپ فرما دیجئے اے لوگو! میں رسول ہوں اللہ کا تم سب کی طرف۔

پہلی شریعتوں کا نسخ آقا کریمؐ کی شریعت نے پہلے آنے والے تمام انبیاء کی شریعتوں کو منسوخ کر دیا۔ اب صرف شریعت محمدیؐ پر ہی عمل کیا جائے گا۔ اللہ فرماتا ہے۔

ومن یتبع غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه (ال عمران:85)

اور جو کوئی اسلام کے سوا کسی اور دین کو تلاش کریگا سو وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔

کاملیت:۔ اللہ نے آپؐ پر دین کی تکمیل کر دی جو قیامت تک تمام انسانوں کے لئے کافی ہے۔ اللہ کا فرمان ہے۔

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا (المائدۃ:3)

آج میں نے تمہارا دین تمہارے لئے مکمل کر دیا۔ اپنا انعام تم پر پورا کر دیا اور میں نے تمہارے لئے بطور دین اسلام کو پسند کیا ہے۔

حفاظت کتاب: سابقہ انبیاء و رسولوں پر نازل ہوئے والی کتابیں دنیا سے اصل شکل میں معدوم ہیں کچھ کتابوں کے غیر یقینی تراجم ملتے ہیں جن میں کافی ردوبدل ہو چکا ہے۔ جبکہ حضور رحمت عالمیانؐ پر نازل ہونے والی کتاب اصل شکل میں بغیر کسی ردوبدل کے ہمارے پاس موجود ہے کیونکہ صرف اس کتاب کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے اٹھایا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحفظون (الحجر:09)

بے شک ہم نے اس قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

Scanned with CamScanner

سنت نبوی کی حفاظت:۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول اکرم کی سنت کی حفاظت کا بھی عظیم انتظام کیا گیا ہے۔ ہر دور میں محدثینِ کرام کی ایسی جماعت موجود رہی ہے ۔جس نے سنت نبوی کی حفاظت کیلئے اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔ چونکہ قرآن مجید کی شرح سنت نبوی ہے جو قیامت تک کے انسانوں کے لئے سرچشمہ ہدایت ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے جس طرح قرآن مجید کی حفاظت کا انتظام کیا ساتھ ساتھ سنت نبوی کی حفاظت کا بھی ذمہ فرما دیا۔

جامعیت: چونکہ پہلے انبیاء اور رسول کسی خاص قوم کی راہنمائی کیلئے تشریف لاتے رہے اس لئے ان کی تعلیمات میں وہ جامعیت نہ تھی جو نبی کریم کی تعلیمات میں ہے چونکہ آپ قیامت تک کے انسانوں کیلئے مبعوث ہوئے ہیں اس لیے آپ کی تعلیمات ایسی جامع ہیں کہ کوئی بھی فرد قیامت تک آپ کی تعلیمات سے استفادہ کر سکتا ہے۔

ہمہ گیری: رسول کی پیش کردہ تعلیمات کی حیثیت محض نظری نہیں بلکہ خود حضورؐ نے ان پر عمل کر کے انہیں عملی زندگی میں نافذ کر کے دکھایا۔ جب آپ کی حیات طیبہ پر نظر ڈالی جائے۔تو معلوم ہوتا ہے کہ عائلی زندگی ہو یا سیاسی بچوں سے برتاؤ ہو یا بڑوں سے معاملہ امن کا دور ہو یا جنگ کا زمانہ، عبادت کی رسمیں ہوں یا معاملات کی باتیں، قرابت کے تعلقات ہوں یا ہمسائیگی کے روابط، زندگی کے ہر پہلو میں سیرت محمدیؐ انسانوں کیلئے بہترین نمونہ عمل ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

لقد کان لکم فی رسول الله اسوة حسنة (الاحزاب:21)

بے شک تمہارے لئے اللہ کے رسولؐ (کی سیرت) میں بہترین نمونہ ہے۔

ختم نبوت: ختم نبوت کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت آدمؑ سے نبوت کا جو سلسلہ شروع ہوا اور یکے بعد دیگرے کئی انبیاء آئے۔ کچھ کے پاس اپنی علیحدہ آسمانی کتابیں اور مستقل شریعتیں اور کچھ اپنے سے پہلے انبیاء کی کتابوں اور شریعتوں پر عمل پیرا تھے۔ یہ سلسلہ حضرت محمدؐ پر آکر ختم ہو گیا۔ آپؐ پر ایک جامع اور ہمیشہ رہنے والی کتاب نازل ہوئی اور آپ کو ایک کامل شریعت دی گئی۔ آپؐ اور آپ کی شریعت نے پہلی تمام شریعتوں کو منسوخ کر دیا۔ آپؐ کے بعد اب کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آئے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام انسانوں کیلئے رسول بنا کر بھیجا ہے اور قیامت تک ہر قوم اور ہر دور کے انسانوں کیلئے آپ ﷺ کی رسالت عام ہے اور سب کیلئے آپ کی تعلیم کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ پر دین مکمل کر دیا۔ آپ کی شریعت کامل ہے اور آپ کی تعلیمات ہدایت کی مکمل ترین شکل ہیں۔ اس لیے اب دوسرے کسی نبی کی کوئی ضرورت نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آپؐ پر نازل کردہ قرآن مجید کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے۔ اور یہ کتاب چودہ سو سال گزرنے کے باوجود اس شان سے محفوظ ہے کہ اس کے ایک حرف میں بھی کوئی ردوبدل نہیں ہو سکا۔ اس کتاب کا ایک ایک حرف محفوظ ہے۔ کاغذات کے صفات پر بھی حفاظ کے سینوں میں بھی۔ اب ہر طالب ہدایت پر لازم ہے کہ حضرت خاتم المرسلینؐ پر ایمان لائے اور آپؐ ہی کے بتائے ہوئے طریقے پر چلے۔

عقیدہ ختم نبوت:۔ قرآن وحدیث اور اجماع امت تینوں سے ثابت ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ما کان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسول الله و خاتم النبین . (الاجزاب:40)

محمدؐ باپ نہیں تمہارے مردوں میں سے کسی کے، لیکن اللہ کے رسول ہیں اور آخری نبی ہیں

Scanned with CamScanner

فرمان نبیؐ ہے

''بنی اسرائیل کی راہنمائی انبیاء کرتے تھے۔ ایک نبی وفات پا جاتا تو کوئی دوسرا اسکا جانشین ہوتا مگر مرے بعد کوئی نبی نہیں۔

انا خاتم النبین لا نبی بعد (الحدیث)

میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے'' آپؐ نے فرمایا: نبوت کے محل کی آخری اینٹ میں ہوں۔

ختم بی النبیون (الحدیث)

تمام نبیوں کا سلسلہ مجھ پر ختم کر دیا گیا۔ (الحدیث) تمام صحابہ کرام کا آپؐ کے آخری نبی ہونے پر اجماع تھا یہی وجہ ہے کہ نبی کریمؐ کے وصال کے بعد جتنے بھی جھوٹے نبی تھے ان کے خلاف سب نے مل کر جہاد کیا۔

امام الانبیاء: معراج کی رات ہمارے نبی کریمؐ نے بیت المقدس میں سابقہ تمام انبیاء ورسل کی امامت فرمائی۔ لہذا آپ امام الانبیاء ہیں۔

معراج النبیؐ: رسالت محمدیؐ کی ایک اہم خاصیت معراج النبیؐ ہے یہ نبوت کے گیارہویں سال کا واقعہ ہے اللہ نے آپؐ کے حزن ملال کو دور کرنے اور آپؐ کے مرتبے کو اور بڑھانے کیلئے آپ کو آسمانوں کی سیر کرائی پہلے آپؐ خانہ کعبہ سے بیت المقدس تشریف لے گئے جہاں آپؐ نے تمام انبیاء کرام کی امامت فرمائی۔ تمام نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا فرمائی۔ پھر آپؐ نے یکے بعد دیگرے ساتوں آسمانوں کی سیر فرمائی اور مختلف انبیاء سے ملاقات فرمائی پھر آپؐ سدرۃ المنتہی سے بھی آگے تشریف لے گئے۔ جو حضرت جبرائیلؑ کا آخری مقام ہے اور انہیں اس سے آگے جانے کی اجازت نہیں۔ وہاں سے حضورؐ تنہا رف رف کے تخت پر سوار ہو کر بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوئے اور آمنے سامنے ہو کر ملاقات اور گفتگو فرمائی نماز پنجگانہ اسی موقع پر فرض ہوئی۔ معراج کا واقعہ رات کے کچھ حصے میں پیش آیا اور یہ معراج جسمانی تھی۔ اس موقع پر حضور رحمت عالم ﷺ نے جنت کی سیر کی اور دوزخ بھی دیکھی۔ یہ انسانیت کے کمال کی انتہا ہے۔ نہ اس سے پہلے یہ اعزاز کسی کو حاصل ہوا اور نہ بعد میں حاصل ہو سکتا ہے۔

مقام محمود: رسالت محمدیؐ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز رسول اللہؐ پر اپنے خاص فضل و کرم سے مقام محمود پر فائز فرمائے گئے۔

ومن الیل فتهجد به نافلة لک عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا. (بنی اسرائیل:79)

اور (اے نبیؐ) رات کو تہجد پڑھیں۔ یہ تمہارے لئے نفل ہے۔ امید یہ ہے کہ تمہارا رب تمہیں مقام محمود پر فائز فرمائے۔

رحمت للعلمین: رسالت محمدیؐ کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے۔

وما ارسلنک الا رحمة للعلمین. (الانبیاء :107)

اور (اے محمدؐ) ہم نے تم کو تمام جہانوں کیلئے رحمت (بنا کر) بھیجا ہے۔

رفع ذکر: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے۔

Scanned with CamScanner

ہم نے آپ کیلئے آپ کا ذکر بلند کیا حدیث قدسی میں فرمان خداوندی ہے۔

اذا ذکرت ذکرت معی

جب میرا ذکر ہوگا تو ساتھ ہی آپ کا ذکر ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ اذان، اقامت اور نماز کے تشہد میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ ساتھ آپ کا ذکر بھی ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کا درود وسلام بھیجنا۔

فرمان الٰہی ہے۔

ان اللہ و ملئکتہ یصلون علی النبی یایھا الذین امنو صلو علیہ و سلمو تسلیما. (الاحزاب:56)

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبیؐ پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی آپؐ کے ذات پر صلوۃ وسلام بھیجو۔

جوامع الکلم کا دیا جانا:

رحمت عالم علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا۔

اعطیت جوامع الکلم

مجھے جامع کلمات عطا فرمائے گئے۔

رعب ودبدبہ سے مدد:: رحمت عالمؐ نے فرمایا۔

نصرت بالرعب

میری رعب ودبدبہ سے مدد فرمائی گئی۔

کثیر الامت: نبی کریمؐ نے فرمایا سب سے زیادہ تعداد میں میری امت کے افراد جنت میں جائیں گے۔ تمام جنتیوں کی 120 صفیں ہوں گی ان میں سے 80 صفیں میرے امتیوں پر مشتمل ہوں گی۔

س8: قرآن مجید کی چند اہم خصوصیات لکھیں؟

قرآن مجید کی اہم خصوصیات درج ذیل ہیں۔

ا۔ **آخری آسمانی کتاب:** قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے جو آخری نبی حضرت محمدؐ پر نازل ہوئی اور قیامت تک کے تمام انسانوں کیلئے یہ سرچشمہ ہدایت ہے۔

۲۔ **محفوظ کتاب:** چونکہ قرآن مجید قیامت تک کے ہر دور اور ہر قوم کے انسانوں کیلئے رشد وہدایت کا ذریعہ ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کی حفاظت کا خاص وعدہ فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ:

انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحفظون (الحجر:9)

ہم نے خود اتاری ہے یہ نصیحت اور ہم نے خود اس کے نگہبان ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ چودہ سو سال گزرنے کے باوجود قرآن مجید کا ایک ایک لفظ محفوظ ہے۔ اللہ کی طرف سے اس کی حفاظت کا ایسا انتظام کر دیا گیا ہے۔ کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تحریف سے محفوظ ہو گیا ہے۔ جب کہ دوسری آسمانی کتابوں میں بڑا ردوبدل ہو چکا ہے ان کا بہت سا حصہ

Scanned with CamScanner

ضائع ہو چکا ہے۔ جبکہ قرآن اپنی خاص اصل میں اب بھی موجود ہے اور موجود رہے گا۔ آج بھی دنیا کے 20 سے زائد

۳۔ زندہ زبان والی الہامی کتاب: قرآن مجید جس زبان میں نازل ہوا وہ ایک زندہ زبان ہے۔ آج بھی دنیا کے 20 سے زائد ممالک کی قومی زبان عربی ہے اور یہ زبان دنیا کی چند بڑی زبانوں میں سے ایک ہے جبکہ پہلی آسمانی کتابیں جن زبانوں میں نازل ہوئیں وہ مردہ ہو چکی ہیں۔ جن کو سمجھنے والے بہت ہی کم لوگ ہیں۔

عالمگیر کتاب: باقی آسمانی کتابوں کے مطالعے سے اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ صرف کسی ایک خاص ملک یا خاص قوم کے لوگوں کیلئے تھیں۔ مگر قرآن مجید ساری دنیا کے انسانیت کیلئے پیغام ہدایت ہے۔ یہ کلام پاک ہے قابل عمل ہیں۔ اس کتاب کی تعلیمات فطری ہیں۔ اس لیے کہ ہر دور کا انسان یوں محسوس کرتا ہے۔ کہ جیسے یہ اسی کے دور کے لیے نازل ہوئی ہے کیونکہ اس کی تعلیمات ہر قوم و ملک اور ہر طرح کے ماحول میں بسنے والے افراد کے لیے یکساں طور پر نفع بخش ہیں۔ اور انسانی عقل کے عین مطابق ہیں۔

جامع کتاب: پہلی آسمانی کتابوں میں سے کچھ کتابیں صرف اخلاقی تعلیمات پر مشتمل تھیں۔ بعض صرف مناجات اور دعاؤں کا مجموعہ تھیں۔ کچھ صرف فقہی مسائل کا مجموعہ تھیں۔ بعض میں صرف عقائد کا بیان تھا۔ اور بعض صرف تاریخی واقعات کا مجموعہ تھیں۔ مگر قرآن مجید ایسی جامع کتاب ہے جس میں ہر پہلو پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس میں عقائد و اعمال کا بیان بھی ہے اخلاق و روحانیت کا درس بھی ہے تاریخی واقعات بھی ہیں اور مناجات بھی۔ غرضیکہ یہ ایک ایسی جامع کتاب ہے جو زندگی کے ہر پہلو میں رہنمائی کرتی ہے۔

عقل و تہذیب کی تائید کرنیوالی کتاب: پہلی آسمانی کتابوں میں سے بعض کتابیں ایسی باتوں پر مشتمل ہیں جو حقیقت کے خلاف ہیں بلکہ بعض کتابوں میں انتہائی ناشائستہ غیر اخلاقی باتیں بھی پائی جاتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ جن لوگوں کی راہنمائی کے لیے کتابیں نازل کی گئی تھیں انہوں نے ان میں ردوبدل کر دیا تھا۔

فصاحت و بلاغت کا شاہکار: قرآن مجید فصاحت بلاغت کا ایسا عظیم شاہکار ہے کہ عرب و عجم اس کی فصاحت و بلاغت کے سامنے دم بخود ہیں۔ حتیٰ کہ اس کے مقابلے میں ایک سورت کا بنالانا بھی پوری دنیا کے بس میں نہیں۔

تضاد سے پاک: قرآن مجید کی بعض آیات دوسری آیات کی تفسیر تو بیان کرتی ہیں لیکن ان میں کہیں بھی تضاد نہیں پایا جاتا جبکہ دوسری کتب کے اندر تحریف کی وجہ سے تضاد پایا جاتا ہے۔ کہیں ایک بات کو ثابت کیا تو دوسری جگہ اس کی نفی کر دی جاتی ہے۔ قرآن کے بارے میں فرمان الہٰی ہے۔ ولو كان من عند غير الله لو جدوفيه اختلافا كثيرا

اگر یہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی طرف سے ہوتا تو اس میں وہ یقیناً بہت اختلاف پاتے۔

لاریب کتاب: یہ دنیا کی واحد کتاب ہے جس کی شروع میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ اس کے تمام مندرجات شک و شبہ سے بالاتر ہیں جبکہ دنیا کی تمام کتب اس دعویٰ سے محروم ہیں۔ فرمان الہٰی ہے

ذلك الكتب لاريب فيه (البقرة:2)

یہ کتاب ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

Scanned with CamScanner

ترجمہ: حالانکہ تم بے جان تھے پھر جلایا تم کو پھر مارے گا،

فنا کے بعد زندگی:

کفار نے بڑے تعجب سے کہا کہ جب ہم فنا ہو جائیں گے پھر نئے سرے سے زندگی کیسے معرض وجود میں آئے گی۔ ترجمہ: انہوں نے کہا جب ہم زمین میں نیست و نابود ہو جائیں گے تو کیا ہم نئے سرے سے جنم لیں گے۔

قرآنی جواب:

قرآن نے اس شبہہ کا ازالہ یوں کیا:

ترجمہ۔ وہ جو پہلی بار پیدا کرتا ہے وہ دوسری بار بھی پیدا کرے گا۔

بوسیدہ ہڈیوں کا زندہ ہونا:

مشرکین نے کہا کہ بوسیدہ ہڈیوں کو کون زندہ کرے گا۔ من یحیی العظام وھی رمیمo (یسین :78)

قرآنی جواب:

ان بوسیدہ ہڈیوں کو وہی زندہ کرے گا جس نے ان کو پہلی بار بنایا۔

صرف دنیا کی زندگی:

مشرکین مکہ نے یہ بھی کہا کہ ہماری صرف دنیاوی زندگی ہے اور مرنے کے بعد کوئی زندگی نہیں اور نہ ہی ہم دوبارہ زندہ کیے جائیں گے۔ انہوں نے کہا۔

ترجمہ: ہماری صرف دنیاوی زندگی ہے اور پھر ہم کبھی زندہ نہیں ہوں گے۔

قرآنی جواب:

قرآن نے اس شبہ کا یوں ازالہ کیا، ترجمہ۔ اور تم بے جان تھے اس نے تمہیں زندگی عطا کی پھر وہ تمہیں موت دے گا پھر وہ تمہیں زندہ کرے گا تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

س11,12: انسانی زندگی پر عقیدہ آخرت کے کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں نیز عقیدہ آخرت کا مفہوم اور اہمیت تفصیلاً بیان کیجئے۔

ج: جو شخص آخرت کی زندگی پر ایمان رکھتا ہے اس کی نظر اپنے اعمال کے صرف ان ہی نتائج پر نہیں ہوتی جو اس زندگی میں ظاہر ہوتے ہیں بلکہ وہ ان نتائج پر بھی نظر رکھتا ہے جو آخرت کی زندگی میں ظاہر ہوں گے اسے جس طرح زہر کے بارے میں ہلاک کرنے اور آگ کے بارے میں جلانے کا یقین ہوتا ہے اسی طرح گناہوں کے ہلاکت ہونے کا بھی یقین ہو جاتا ہے، پھر جس طرح وہ غذا اور پانی کو اپنے لیے مفید سمجھتا ہے، اسی طرح نیک اعمال کو بھی اپنے لیے نجات و فلاح کا سبب سمجھتا ہے۔ عقیدہ آخرت کے انسانی زندگی پر بڑے اہم اثرات مرتب ہوتے ہیں جن میں سے چند یہ ہیں۔

نیکی سے رغبت:

عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے والا محض نیکی سے رغبت رکھتا ہے۔ اعمال صالحہ پر زور دیتا ہے۔ کیونکہ آخروی زندگی میں کامیابی کا انحصار ایمان اور اعمال صالحہ کی کثرت پر ہے۔ جس کے اعمال صالحہ زیادہ ہوں گے وہ خوشگوار زندگی گزارے گا۔

Scanned with CamScanner

بسر کرے گا۔

فرمان الہیٰ ہے   ترجمہ۔ جس کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگا تو وہ دل پسند زندگی بسر کرے گا۔

گناہ سے اجتناب:

عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے والا شخص گناہوں سے ہرصورت اجتناب کرتا ہے کیونکہ گناہوں کی کثرت سے اس کو برے انجام سے دوچار ہونا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ ترجمہ۔ جس کے نیکیوں کے پلڑے کم وزن والے ہوں گے تو اس کا ٹھکانہ ہادیہ ہے اور "حاویہ" سے مراد دہکتی ہوئی آگ ہے۔

شجاعت اور جان نثاری:

عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے والا شخص جانتا ہے کہ دنیاوی زندگی عارضی ہے اور آخروی زندگی دائمی ہے جس طرح فرمان الہیٰ ہے۔

ترجمہ: اور آخرت (تو دنیا کے مقابلے میں) بہت بہتر اور دائمی ہے لہٰذا انسان شجاعت و جاں نثاری کے جذبے سے سرشار ہوتا ہے۔

صبر و تحمل:

عقیدہ آخرت انسان کے اندر بے صبری کو ختم کر کے صبر و تحمل کا جذبہ پیدا کرتا ہے کیونکہ اسے یقین ہوتا ہے اس کے اعمال کبھی ضائع نہیں ہوں گے بلکہ ہر صورت اللہ تعالیٰ اسے بدلہ عطا فرمائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ان اللہ مع الصابرین (البقرۃ:153) ترجمہ: بے شک صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

انما یو فی الصبا برون اجر ھم بغیر حساب: صرف صبر و تحمل کا مظاہرہ کرنے والوں کو بے حساب اجر دیا جائے گا۔

اسوۂ رسول ﷺ کی پیروی:

اللہ تعالیٰ نے ہمیں جس اسوۂ کی پیروی کا حکم دیا ہے وہ اسوۂ رسول ﷺ ہے اور آخرت میں کامیابی کا انحصار آنحضرت ﷺ کے اسوۂ کی پیروی پر ہوگا۔ لہٰذا بندہ مومن ہر وقت اسوۂ رسول ﷺ کی پیروی کرنے پر توجہ دیتا ہے اللہ کا فرمان ہے

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنتہ لمن کان یرجو اللہ والیو م الاخر و ذکر اللہ کثیرا (الحزاب:21)

ترجمہ: یقیناً تمہارے لیے اللہ کے رسول ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔ خاص کر اس شخص کے لیے جو اللہ تعالیٰ سے ملاقات اور آخرت پر یقین رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرتا ہے۔

جذبہ ایثار:

عقیدہ آخرت سے ایثار کا جذبہ پیدا ہوتا ہے خود غرضی ختم ہو جاتی ہے۔ اس عقیدہ نے اصحاب رسول ﷺ میں ایسا جذبہ ایثار پیدا کر دیا کہ قرآن مجید نے ان کے اس جذبے کو یوں بیان کیا۔

وہ دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں حالانکہ وہ خود ضرورت مند ہوتے ہیں، لہٰذا اس جذبہ سے معاشرتی امن قائم ہو جاتا ہے۔

تقویٰ کی علامات:

قرآن میں اللہ تعالیٰ نے آخرت پر ایمان لانے کو متقین کی علامات قرار دیا ہے۔ و بالا خرۃ ھم یو قنون. (البقرۃ:4)

ترجمہ: اور وہ لوگ آخرت پر پختہ یقین رکھتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

س13: عقیدہ ختم نبوت پر مضمون تحریر کریں۔

ج: ختم نبوت کا عقیدہ اسلام کی بنیادی عقائد میں سے ہے۔جس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ خاتم النبین ہیں یعنی آپ اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں ۔نبوت حضور کی ذات پر ختم کردی گئی اور آپ کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں ہے۔جو شخص ختم نبوت پر ایمان نہیں رکھتا وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاحزاب میں فرمایا: ما کان محمد ابا احد من رجا لکم ، و لکن رسول الله و خاتم النبین. (الاحزاب:40)

ترجمہ: نہیں ہیں محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کے باپ، بلکہ وہ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔

احادیث میں بھی بڑی وضاحت کے ساتھ ختم نبوت کا عقیدہ بیان کردیا گیا ہے۔حضور ﷺ نے فرمایا

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی (الحدیث)

ترجمہ: میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ ایک اور حدیث میں ارشاد ہوتا ہے:

رسالت اور نبوت کا سلسلہ ختم ہوگیا۔میرے بعد اب نہ کوئی رسول ہے اور نہ نبی۔ پھر ارشاد ہوتا ہے

"میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا" "مجھ سے پہلے گزرے ہوئے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک عمارت بنائی اور خوب حسین وجمیل بنائی مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑی ہوئی تھی۔لوگ اس عمارت کے گرد پھرتے اور اسکی خوبی پر اظہار حیرت کرتے تھے۔مگر کہتے تھے اس جگہ اینٹ کیوں نہ رکھی گئی۔تو وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبین ہوں (یعنی میرے آنے پر نبوت کی عمارت مکمل ہوچکی ہے اب کوئی جگہ باقی نہیں ہے جسے پُر کرنے کے لیے کوئی آئے)۔

علاوہ ازیں حضور ﷺ نے اپنے بعد تیس جھوٹے نبیوں کی بھی خبر دی ہے۔

اور یہ کہ میری امت میں تیس کذاب (جھوٹے) ہوں گے جن میں سے ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا۔حالانکہ میں خاتم النبین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

اب نئے نبی کی ضرورت ہی نہیں:

قرآن مجید سے جب ہم یہ معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔کہ نبی کے تقرر کی ضرورت کن کن حالات میں پیش آئی ہے تو پتہ چلتا ہے کہ صرف چار حالتیں ایسی ہیں جن میں انبیاء مبعوث ہوئے ہیں۔

اوّل یہ کسی خاص قوم میں نبی بھیجنے کی ضرورت اس لیے ہو کہ اس میں پہلے کبھی کوئی نبی نہ آیا تھا اور کسی دوسری قوم میں آئے ہوئے نبی کا پیغام بھی اس تک نہ پہنچ سکا تھا۔ دوم یہ نبی بھیجنے کی ضرورت اس وجہ سے ہو کہ پہلے گزرے ہوئے نبی کی تعلیم بھلادی گئی۔ہو یا اس میں تحریف ہوگئی ہو اور اس کے نقش قدم کی پیروی ممکن نہ ہو۔

یہ کہ پہلے گزرے ہوئے نبی کے ذریعہ مکمل تعلیم وہدایت لوگوں کو نہ ملی ہو اور تکمیل دین کے لیے مزید انبیاء کی ضرورت ہو۔چہارم یہ کہ ایک نبی کیساتھ اس کی مدد کے لیے ایک نبی کی حاجت ہو۔

اب یہ ظاہر ہے کہ ان میں سے کوئی ضرورت بھی نبی ﷺ کے بعد باقی نہیں رہی ہے۔

قرآن مجید کہہ رہا ہے کہ حضور ﷺ کو تمام دنیا کی ہدایت کے لیے مبعوث فرمایا گیا ہے اور دنیا کی تاریخ بتارہی ہے کہ آپ کی دعوت سب قوموں کو پہنچ سکتی تھی اور ہر وقت پہنچ سکتی ہے اسکے بعد الگ الگ قوموں میں انبیاء مبعوث کرنے کی کوئی حاجت باقی نہیں رہتی۔

Scanned with CamScanner

قرآن اس پر بھی گواہ ہے اور اسکے ساتھ حدیث وسیرت کا پورا ذخیرہ اس امر کی شہادت دے رہا ہے کہ حضورﷺ کی دی ہوئی تعلیم بالکل صحیح صورت میں محفوظ ہے اس میں تحریف کا کوئی عمل دخل نہیں ہوا ہے۔ جو کتاب آپؐ لائے، اس میں ایک لفظ کی بھی کمی بیشی آج تک نہ ہوئی۔ نہ قیامت تک ہو سکتی ہے۔

پھر قرآن مجید ہر بات بھی صاف کہتا ہے کہ حضورؐ کے ذریعے دین کی تکمیل کر دی گئی ہے لہٰذا تکمیل دین کے لیے بھی اب کوئی نبی درکار نہ رہا۔ اب رہ جاتی ہے کہ چوتھی ضرورت تو اگر اس کے لیے کوئی نبی درکار ہوتا تو وہ حضورؐ کے زمانے میں آپؐ کے ساتھ مقرر کیا جاتا۔ ظاہر ہے کہ وہ مقرر نہیں کیا گیا تو یہ وجہ بھی ہو گئی۔

لہذا ختم نبوت کا عقیدہ ایسا اہم اور بنیادی عقیدہ ہے کہ اس پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا یہی وجہ ہے کہ اسلام جمہوریہ پاکستان کے آئین میں خاص طور پر یہ دفعہ شامل کی گئی ہے کہ ختم نبوت کا منکر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

Scanned with CamScanner